2835

صحیفۂ پنجتنؑ

پنجتن پاکؑ کے ۱۲ سو ارشادات

○

تالیف و ترجمہ :

آغا حسن رضا غدیری

◎

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز
۱۰۔ گنگارام بلڈنگ۔ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور

17

2835

صحیفۂ پنجتنؑ

پنجتن پاکؑ کے ۱۲ سوؔ ارشادات

تالیف و ترجمہ :

آغا حسن رضا غدیری

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز
۱۰ - گنگا رام بلڈنگ - شاہراہ قائدِ اعظم لاہور

نام کتاب ــــــــــــــ صحیفہ پنجتنؑ

ترجمہ و تالیف ــــــــــــ مولانا حسن رضا غدیری

ناشر ــــــــــــــ مصباح الہدیٰ پبلی کیشنز

زیر اہتمام ــــــــــــ مصباح القرآن ٹرسٹ

ہدیہ ــــــــــــــ ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ

قرآن سنٹر

۲۴۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

NAJAFI BOOK LIBRARY
Managed by Masoomeen Welfare Trust (R)
Shop No. 11 M.L. Heights,
Mirza Kaleej Baig Road,
Soldier Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہیں:
"میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر ان سے تمسک کرو تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے ----- ان میں سے ہر ایک دوسری سے عظیم ہے ----- اللہ کی کتاب اور میری عترت جو میرے اہل بیتؑ ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں گے۔"

واضح بات ہے کہ کتاب خدا سے تمسک وہی کرتا ہے جو ان مطالب کو اخذ کرتا ہے جو اس میں ہیں۔ اسی طرح عترت و اہل بیتؑ سے تمسک وہی کرتا ہے جو ان کی سنت، طریقے اور ان کے اقوال کو اخذ کرتا ہے۔ اہل بیتؑ کی سنت اور طریقہ کتب فقہ میں ملتا ہے لیکن ان کے اقوال مختلف کتابوں میں ہیں کہ جن تک سب کی رسائی نہیں ہو پاتی۔

اہل بیتؑ کی سنت و روش کی طرح ان کے اقوال بھی ہمارے لئے سعادت دارین کے حصول کا وسیلہ ہیں۔ لہٰذا ایک ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں اقوال اہل بیتؑ جمع و مرتب کئے گئے ہوں اور ایک طالب ہدایت اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکے۔ خداوند تعالیٰ نے یہ اہم فریضہ ادا کرنے کی سعادت مولانا حسن رضا غدیری کو عطا کی ہے۔ جو ایک ممتاز عالم

دین اور مصباح القرآن ٹرسٹ کے ایک محترم ٹرسٹی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام' حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہما السلام' حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارہ سو ارشادات کا عربی سے اردو میں ترجمہ کرکے اسے "صحیفہ پنجتن" کے نام سے تدوین کیا ہے۔ فاضل مترجم مولانا غدیری صاحب چونکہ عربی اور اردو دونوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے ہیں اور پھر بہترین انشاء پرداز بھی ہیں' اس لئے یہ ترجمہ انتہائی مربوط' سلیس اور رواں ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

قرآن کے ساتھ ساتھ اہل بیتؑ سے تمسک رکھنے والے مومنین کے لئے "صحیفہ پنجتنؑ" ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس سے وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ کو منور کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں کائنات عالم کی پانچ بزرگ ترین منتخب ہستیوں کے ہمہ گیر ارشادات جمع ہیں جن کو علم لدنی کے آب زلال سے سیراب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی عظمت' اہمیت اور افادیت کے پیش نظر سیٹھ برادرز لاہور کے حاجی منظور علی ساعتی نے اپنی اہلیہ محترمہ' اپنے برادر خورد حاجی ظہیر علی ساعتی اور اپنے دیگر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اس کی طباعت و اشاعت میں ہمارے ساتھ قابل قدر مالی تعاون فرمایا ہے۔ رب العزت بحق پنجتنؑ موصوف کو خیر و برکت عطا کرے اور ان کے مرحومین کو غفران و رضوان سے نوازے۔ آمین

مصباح القرآن ٹرسٹ کے ذیلی ادارے مصباح الھدیٰ پبلی کیشنز نے

"صحیفہ پنجتن" کو اس کے مقدس اور مطہر موضوع کے لحاظ سے صوری و معنوی طور پر بہتر سے بہتر طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم اس بارے میں آپ کی آراء کی ہمیں بہرحال ضرورت ہے، تاکہ ان کی روشنی میں ہم اسے اور بھی سنوار کر آپ کے ہاتھوں تک پہنچائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ "صحیفہ پنجتن" ایسی دیگر کتاب کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بارگاہ پنجتن میں سرخرو ہوں گے۔

ڈائریکٹر

مصباح الہدیٰ پبلی کیشنز

لاہور

۱۴ مئی ۱۹۹۲ء

بسمہ تعالیٰ

حضرت پیغمبر اکرمؐ کے ارشادات عالیہ میں سے ۳۵۰ اقوال زریں مختلف مستند کتب سے جمع کر کے یکجا کر دیے ہیں اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ سلیس اردو زبان میں ترجمہ کروں تاکہ عوام الناس اس سے استفادہ کر سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فرامین نبویؐ ہماری فردی اور اجتماعی زندگی کی کامیابی کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ اگر ہم آنحضرتؐ کے اقوال پر صحیح طور پر عمل پیرا ہوں تو ہماری دنیا و آخرت سعادت مند بن سکتی ہے کیونکہ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کی بابت آنجنابؐ نے رہنما اصول بیان نہ کئے ہوں۔ اخلاقیات ' اعتقادات ' اجتماعیات اور سیاسیات کے ہر پہلو کے متعلق آپؐ کی پاکیزہ ہدایات ہمارے لئے عظیم اور بیش بہا خزانہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ خدا نے مجھے معصومینؑ کے فرامین کو یکجا کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے۔ اور میں اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں ارباب دین و اہل ایمان سے توقع ہے کہ ان پاکیزہ اقوال کو اپنی عملی زندگی میں شامل کریں گے۔

خدایا میری اس ناچیز کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما اور میرے والد گرامی قدر حضرت علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیری کو جوار اہل بیتؑ میں جگہ عطا فرما اور ہمیں ان پاکیزہ اقوال پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حسن رضا غدیری

مانچسٹر

انتساب

میں اپنی پاکیزہ اور پر خلوص کوشش کے ان مقدس آثار کو تاریخ اسلام کے عظیم سپاہی، مجاہد اور مومن کامل، درسگاہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے علم و عمل کی روشنی حاصل کرنے والے خوش نصیب انسان، شہید عشق حضرت میثم تمارؒ کے نام منسوب کرتا ہوں کہ میرا سلسلہ نسب ان ہی کی ذات گرامی تک پہنچتا ہے۔

العبد حسن رضا غدیری

حرف اول

۱۹۷۳ء کی بات ہے کہ جب میں ایران سے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے عراق گیا تو نجف اشرف میں حضرت آیت اللہ سید محمود شاہرودیؒ کی خدمت میں شرفیاب ہونے کا موقع ملا، موصوف بستر علالت پر تھے لیکن اپنی پاکیزہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ دو کتابیں ہمیں عنایت فرمائیں ایک نہج البلاغہ اور دوسری غرر الحکم و درر الکلم۔ مؤخر الذکر کتاب حضرت امیر المومنینؑ کے ۶۰۰۰ کلمات اور اقوال زریں کا مجموعہ ہے، ہم لوگ ایک ہفتہ نجف میں رہے اس دوران میں نے ۵۰۰ سے زائد اقوال کا اردو میں ترجمہ کرلیا۔ پھر اس کی تکمیل تعلیمی وتدریسی مصروفیات کی باعث نہ ہوسکی۔ میرے عظیم استاد اور شفیق والد علامہ مفتی مزمل حسین میثمی الغدیریؒ نے ترجمہ پر تشویقی کلمات بھی لکھے جو کہ ایران میں حکومتی تبدیلی کے دنوں میں گم ہو گئے، تاہم ترجمہ کے اوراق بچ گئے۔ مناسب سمجھا کہ انہیں مومنین کے استفادہ کے لئے شائع کردیا جائے اور اگر زندگی، وقت اور حالات نے فرصت دی تو دوسرے اقوال کے ترجمے کا کام مکمل کردوں گا۔ خدا سے دعا ہے کہ میری یہ نہایت پرخلوص اور عقیدت سے بھرپور کوشش شرف قبولیت حاصل کرے۔

العبد

حسن رضا غدیری

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) دین پر عمل کرنا انسان کو ہر مصیبت سے بچاتا ہے۔
(۲) دنیا کا لالچ آدمی کو تباہ کر دیتا ہے۔
(۳) دینداری سے عزت ملتی ہے۔
(۴) دنیا پرستی کا نتیجہ ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں۔
(۵) دنیا مقررہ وقت تک رہے گی۔
(۶) آخرت ہمیشہ رہنے والا جہاں ہے۔
(۷) علم ہر مشکل امر میں انسان کی مدد کرتا ہے۔
(۸) حکمت و دانائی آدمی کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے۔
(۹) ہر شخص عدل و انصاف کو پسند کرتا ہے۔
(۱۰) ظلم ہر صورت میں قابل نفرت ہے۔
(۱۱) سچائی حصول عزت کا بہترین ذریعہ ہے۔
(۱۲) معاف کر دینا ایک معاشرتی عظمت ہے۔
(۱۳) غصہ عقلوں کو بگاڑ دیتا ہے۔
(۱۴) شرافت بزرگی کا سبب ہے۔
(۱۵) فراست و ہوشیاری بہترین سرمایہ ہے۔
(۱۶) سستی و کاہلی سراسر تباہی ہے۔

(۱۷) وعدہ پورا کرنا عظمت و بزرگی دلاتا ہے۔

(۱۸) خلوص کی دوستی دلوں کے پاکیزہ تعلق کا دوسرا نام ہے۔

(۱۹) تواضع سے انسان کا رتبہ بلند ہوتا ہے۔

(۲۰) تکبر مقام و مرتبت میں کمی لاتا ہے۔

(۲۱) مصیبت میں صبر اور نعمت پر شکر کرنا اہل ایمان کی نشانی ہے۔

(۲۲) عفت و پاک دامنی ایک عظیم نعمت ہے۔

(۲۳) کرم و بخشش بہت بڑی فضیلت ہے۔

(۲۴) وفاداری' پاکیزہ صفت ہے۔

(۲۵) عقل مندی انسان کے لئے زینت ہے۔

(۲۶) بے وقوفی بہت بڑا عیب ہے۔

(۲۷) صداقت امانتداری کا دوسرا نام ہے۔

(۲۸) جھوٹ' خیانت کی ننگی تصویر ہے۔

(۲۹) انصاف سکون و اطمینان دلاتا ہے۔

(۳۰) شرارت' برائی و بے حیائی کا نام ہے۔

(۳۱) سخاوت دلوں پر حکومت کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۳۲) حکومت و سلطنت تدبر سے قائم ہوتی ہے۔

(۳۳) امانت داری ہی دراصل ایمان ہے۔

(۳۴) خندہ رو ہونا نیکی و احسان ہے۔

(۳۵) سخی ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔

(۳۶) کنجوس و لئیم ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔

(۳۷) غور و فکر سے حق و حقیقت کی رہنمائی ملتی ہے۔

(۳۸) سچ بولنا انسان کو نجات دلاتا ہے۔

(۳۹) جھوٹ بولنا تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

(۴۰) قناعت کرنے سے انسان کا دل ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

(۴۱) سرمایہ داری سرکش بنادیتی ہے۔

(۴۲) غربت و ناداری ہر چیز بھلادیتی ہے۔

(۴۳) نفس کی خواہش برائی پر آمادہ کرتی ہے۔

(۴۴) دنیا کی لذتیں آوارہ بنادیتی ہیں۔

(۴۵) ہوائے نفس انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔

(۴۶) حسد آدمی کو پریشان و ذلیل کرتا ہے۔

(۴۷) کینہ انسان کے دل کو بیمار کر دیتا ہے۔

(۴۸) یقین عبادت الٰہی کی حقیقی بنیاد ہے۔

(۴۹) نیکی کرنا حقیقی معنی میں اقتدار ہے۔

(۵۰) شکر کرنا خدا کی نعمتوں میں اضافہ کا سبب ہے۔

(۵۱) کائنات کے بارے میں غور و فکر کرنا عبادت ہے۔

(۵۲) پاکدامنی' دنیاوی لذتوں کو نظرانداز کر دینے کا نام ہے۔

(۵۳) دنیا کے کام تجربے سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۵۴) ہر کام سوچ سمجھ کر بجالانا چاہئے۔

(۵۵) علم کی بنیاد صحیح سوچ پر استوار ہے۔

(۵۶) صحیح سوچ فراست و ہوشیاری سے حاصل ہوتی ہے۔

(۵۷) اسلام کو سچا دین ماننے کے بعد سب سے پہلا اور اہم عمل "نماز" ہے۔

(۵۸) خدا اور قیامت کے دن کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

(۵۹) صرف خدا کی عبادت کرو کیونکہ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۶۰) تقوائے الٰہی کو اپنا شعار قرار دیں۔

(۶۱) ہمیشہ سچ بولیں کہ اسی سے عزت ملتی ہے۔

(۶۲) عہد و پیان کو پوری طرح نبھائیں کہ یہ عظمت کا سبب ہے۔

(۶۳) ادائے امانت اور ترک خیانت کو اپنی عادت بنائیں۔

(۶۴) ہمیشہ نرمی کے ساتھ گفتگو کریں کہ اس سے بزرگی ملتی ہے۔

(۶۵) ایک دوسرے سے ملتے وقت "سلام" کرنے میں پہل کریں۔

(۶۶) ہمسائے کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھیں کیونکہ قیامت کے دن اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

(۶۷) یتیم پر رحم کرنا کبھی نہ بھولیں کیونکہ اس سے آپ کی انسانیت کو کمال حاصل ہوتا ہے۔

(۶۸) اچھے اعمال بجالائیں اور چاہتوں کو کم کریں۔

(۶۹) آخرت سے محبت کریں اور محاسبے کے لئے تیار رہیں۔

(۷۰) اپنے ایمان و عقیدے میں پختگی رکھیں۔

(۷۱) قرآن کے پاکیزہ معارف میں غور و فکر کریں کہ اس سے دل کو سکون ملتا ہے۔

(۷۲) غصے کو پینا اور تواضع سے پیش آنے کو اپنی عادت بنائیں۔

(۷۳) کسی مسلمان پر دشنام طرازی نہ کریں۔

(۷۴) جو شخص معصیت کار ہو اس کی اطاعت نہ کریں۔
(۷۵) امام عادل کی نافرمانی سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔
(۷۶) کسی سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا نہ کہیں۔
(۷۷) ہر جگہ خدا کو یاد کریں خواہ جنگل میں ہوں یا پہاڑوں پر۔
(۷۸) ہر گناہ کی توبہ کریں خواہ وہ چھپ کر کیا ہو یا ظاہر بظاہر کیا ہو۔
(۷۹) جو شخص سب سے زیادہ عزت حاصل کرنا چاہے اسے تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔
(۸۰) جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہے اسے چاہئے کہ وہ "توکل علی اللہ" (خدا پر بھروسہ) کو اپنا شعار بنائے۔
(۸۱) جو لوگوں سے بغض و عناد رکھے اور لوگ اس کے ساتھ اس عمل کی وجہ سے بغض کریں تو اس سے زیادہ برا شخص کوئی نہیں۔
(۸۲) علم حاصل کریں کیونکہ علم انسان کے لئے بہت بڑی خوبی ہے۔
(۸۳) کسی کو تعلیم دینا علم کا صدقہ دینے کے برابر ہے۔
(۸۴) علم، تنہائی میں مونس، عالم غربت میں ساتھی، خوشحالی کا ضامن، دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار اور دوستوں کے درمیان زینت ہے۔
(۸۵) علم دلوں کی حیات، آنکھوں کا نور اور جسموں کی قوت ہے۔
(۸۶) علم خدا کی معرفت، توحید، اطاعت و عبادت کا ذریعہ ہے۔
(۸۷) عقلمند کی صفت یہ ہے کہ وہ جاہل کی زیادتیوں سے درگزر کرتے ہوئے حلم و بردباری سے کام لیتا ہے اور اپنے سے چھوٹے کے سامنے تواضع اور اپنے

سے بڑے کے ساتھ اچھا سلوک کر کے نیکیاں کمانے میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۸۸) عقلمند کی نشانی یہ ہے کہ وہ بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور اگر اچھائی نظر آئے تو غنیمت سمجھ کر اظہار خیال کرتا ہے ورنہ خاموش رہ کر اپنی عزت بچا لیتا ہے۔

(۸۹) عقلمند آدمی کسی فتنے کے روبرو ہوتا ہے تو اپنے آپ کو قابو کر کے خدا کی پناہ طلب کرتا ہے لیکن جب کوئی فضیلت دیکھتا ہے تو اس پر جم جاتا ہے۔

(۹۰) جو شخص سوچے سمجھے بغیر بات کرے وہ جاہل ہے۔

(۹۱) افسوس ہے کہ لوگ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے۔

(۹۲) خوش قسمت انسان ہے وہ شخص جس کے دل میں لوگوں کے خوف کی بجائے خدا کا خوف پایا جاتا ہے۔

(۹۳) جس شخص کی روزی پاک' دل صاف اور ظاہر نیک ہو وہ مبارک باد کا مستحق ہے۔

(۹۴) جو شخص اپنی ضرورت سے زاید مال خدا کی راہ میں خرچ کردے وہ سعادت مند ہے۔

(۹۵) جو شخص میری سنت و سیرت کے مطابق زہد اختیار کرے اور دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لے اس سے بڑا خوش نصیب کوئی نہیں۔

(۹۶) وہ شخص خوش قسمت ہے جو میرے بعد میری عترت واہلبیتؑ کی صحیح

معنی میں پیروی و اتباع کرے اور فقہاء و اہل علم و حکمت کی صحبت اختیار کرے۔

(۹۷) مومنین میں سے جو شخص حلال طریقے سے روزی کمائے اور اسے حلال کاموں میں خرچ کرے وہ لائق ستائش ہے۔

(۹۸) ریا کاری، تکبر اور دنیا پرستی اختیار کرنے والے بدعتی لوگ میری سنت و سیرت کے خلاف عمل کرتے ہیں ان سے دوری اختیار کرنا باعث سعادت ہے۔

(۹۹) حقیقی معنی میں وہ شخص اپنی زندگی میں کامیاب ہے جو لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، ان کی معاونت کرے اور انہیں کسی طرح کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

(۱۰۰) جسے خدا راہ راست پر لائے اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کرسکتی اور جسے خدا کی طرف سے ہدایت کی توفیق حاصل نہ ہو اسے کوئی شخص راہ راست پر نہیں لاسکتا۔

(۱۰۱) امانت میں ہرگز خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت کرنا شیطانی عمل ہے۔

(۱۰۲) تقویٰ و پرہیزگاری عزت و برتری کا حقیقی معیار ہے اس کے بغیر کسی کو کسی پر افضلیت حاصل نہیں۔

(۱۰۳) موت کو ہمیشہ یاد رکھو کیونکہ اس سے زیادہ نصیحت بخش کوئی چیز نہیں۔

(۱۰۴) جس کے پاس تقویٰ کی دولت ہو وہ سب سے زیادہ دولت مند ہے۔

(۱۰۵) خدا پر ایمان رکھنے اور خلق خدا کی مدد کرنے سے بڑی کوئی نیکی نہیں اور خدا کا شریک بنانے اور اس کے بندوں کو نقصان پہنچانے سے بڑی کوئی برائی نہیں۔

(۱۰۶) خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرو کہ اس سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۰۷) ہر وقت دعا مانگتے رہو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ قبولیت کا وقت کون سا ہے۔

(۱۰۸) کسی کو دھوکہ نہ دو کیونکہ اس کی بازگشت دھوکہ دینے والے کی طرف ہی ہوتی ہے۔

(۱۰۹) اپنے علم کو تحریر میں لاؤ...... تاکہ محفوظ رہ جائے۔

(۱۱۰) مجھے خدا نے نو (۹) چیزوں کا حکم دیا ہے:

○ ظاہر وہ باطن میں اخلاص'
○ رضا اور غصے کی حالت میں عدل و انصاف'
○ ناداری و ثروتمندی کی حالت میں میانہ روی'
○ زیادتی کرنے والے سے عفو و درگزر'
○ محروم رکھنے والے کو عطا کرنا'
○ قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ صلہ رحمی کرنا'
○ خاموشی' غور و فکر کے لئے!
○ بولنا' ذکر الٰہی کے ساتھ!
○ دیکھنا! عبرت کی نظروں سے'

(۱۱۱) جس معاشرے میں اچھے لوگ ذلت سے دوچار ہوں اور برے لوگ عزت سے ہمکنار ہوں وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔

(۱۱۲) جس قوم کا سردار بدکار ہو اسے ہر وقت اپنی تباہی کا منتظر رہنا چاہیے۔

(۱۱۳) جب تمہارے حکام نیک' تمہارے ثروت مند سخی اور تم ہر کام باہمی

مشورے سے انجام دو تو دنیا ہی تمہارے لئے جنت ہے اور اگر تمہارے حکمران برے، تمہارے دولتمند بخیل اور تمہارے سب کام تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو پھر تمہارے لئے اس دنیاوی زندگی سے موت بہتر ہے۔

(۱۱۴) جب کسی عزت دار پر وقت آپڑے تو اس کے احترام میں کمی نہ آنے دو۔

(۱۱۵) جب کوئی دولت مند نادار ہو جائے تو اسے نظر انداز نہ کرو۔

(۱۱۶) جب کوئی عالم جاہلوں میں گھر کر اپنا مقام و منزلت کھو بیٹھے تو اس کی علمی حیثیت و وقار کا تحفظ کرو۔

(۱۱۷) عام طور پر لوگ تندرستی اور فرصت کی گھڑیوں کو کھو بیٹھتے ہیں۔

(۱۱۸) دل، دلدار سے پیار اور دل آزار سے نفرت کرتے ہیں اپنے کردار سے دلوں میں پیار کا جذبہ پیدا کرو۔

(۱۱۹) ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل و شعور کے مطابق گفتگو کریں۔

(۱۲۰) جو شخص دوسروں پر بوجھ بن جائے وہ ملعون ہے۔

(۱۲۱) عبادت کے سات حصے ہیں جن میں سے سب سے افضل رزق حلال کمانا ہے۔

(۱۲۲) خوبصورتی کا راز، زبان میں پوشیدہ ہے۔

(۱۲۳) میری امت کا بہتر جہاد، امامؑ وقت کے ظہور کا...... عملی طور پر...... منتظر ہونا ہے۔

(۱۲۴) خداوند عالم، مومن پر آنے والی مشکلات، تکلیفوں اور سختیوں کو اس کے

گناہوں کا کفارہ قرار دے گا۔

(۱۲۵) جو شخص اپنے کھانے پینے اور پہننے و سواری میں اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرے وہ خدا کی عنایات سے محروم رہتا ہے جب تک کہ اس عادت کو ترک نہ کردے۔

(۱۲۶) جو شخص خدا کے دئے ہوئے رزق پر خوش رہے وہ اطمینان و سکون میں رہتا ہے۔

(۱۲۷) مومن کا امتحان اس کے ایمان اور نیک اعمال کے مطابق ہوتا ہے اگر وہ ایمان میں پختہ اور عمل میں نیک ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے مگر آخرت میں اجر عظیم پائے گا لیکن اگر ایمان کمزور اور عمل ناچیز ہو تو اس کی آزمائش نہایت معمولی اور اجر بھی کم ہوگا۔

(۱۲۸) دنیا آنے جانے والی چیز ہے اس سے محرومی راحت و آرام کا سبب بنتی ہے۔

(۱۲۹) طلب رزق میں اچھی روش اور بہتر طریقہ اپناؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق کی کمی تمہیں خدا کی نافرمانی کرکے روزی کمانے پر مجبور کردے یاد رکھو کہ خدا کی نعمتوں کا حصول اس کی اطاعت کے ذریعے ممکن اور آسان ہو جاتا ہے۔

(۱۳۰) جب تمہیں کوئی خوشی نصیب ہو تو ساز و آواز کے ذریعے اسے خدا کی ناراضگی کا سبب نہ بننے دو۔

(۱۳۱) مصیبت کے وقت چیخ و پکار کی بجائے صبر اختیار کرنے کی عادت بناؤ تاکہ خدا تمہاری مشکلات دور کرے۔

(۱۳۲) عادل حکمران خدا کی خوشنودی اور ظالم بادشاہ خدا کی ناراضگی کا دوسرا

نام ہے۔

(۱۳۳) جب کوئی نیک عمل کرو تو "الحمد للہ" کہو اور جب برائی کا ارتکاب کرو تو فوراً "استغفراللہ و اتوب الیہ" کہو۔

(۱۳۴) جسے توبہ و استغفار کی توفیق مل جائے وہ خدا کی مغفرت سے محروم نہیں ہوتا اور جسے شکر ادا کرنے کا موقعہ مل جائے وہ نعمتوں میں اضافے کا سزاوار ہوجاتا ہے۔

(۱۳۵) جو شخص دل سے توبہ کرے اور گناہوں پر اصرار نہ کرے اس کی توبہ قبول اور گناہ مٹ جاتے ہیں۔

(۱۳۶) جو شخص خدا کے حضور دعا مانگنے کی توفیق حاصل کرلے وہ قبولیت دعا کے شرف سے محروم نہیں ہوتا۔

(۱۳۷) علم، خزانے ہیں اور پوچھنا ان کی چابیاں ہیں لہذا ان خزانوں کے حصول کے لئے سوال کرنے سے دریغ نہ کرو، کیونکہ پوچھ لینا نہ جاننے سے بہتر ہے۔

(۱۳۸) علم کی بابت چار قسم کے لوگ اجر و ثواب پائیں گے:

سوال کرنے والا، جواب دینے والا، ان دونوں کی باتوں کو غور سے سننے والا اور ان سب کو دوست رکھنے والا۔

(۱۳۹) علماء سے مسائل دریافت کرو، دانشوروں سے باتیں کرو اور فقراء ونادار لوگوں کے ساتھ بیٹھو تاکہ ان کی دلداری ہو۔

(۱۴۰) جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دے اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

(۱۴۱) بڑی بڑی ابتلاؤں اور آزمائشوں کا اجر بھی بڑا ہوتا ہے، خدا جس بندے

سے پیار کرتا ہے اسے بڑی بڑی آزمائشوں میں ڈال کر اس کی محبت کا امتحان لیتا ہے پس جو شخص دل کی گہرائیوں سے خدا کی آزمائشوں میں استقامت کا مظاہرہ کرے اور اس کی رضا پر راضی رہے تو خدا اسے اپنی طرف سے رضا و خوشنودی کی نعمت سے مالا مال کر دیتا ہے اور اگر وہ خدا سے ناراضگی کا اظہار کرے اور آزمائش میں خدا کو قصور وار ٹھہرائے تو وہ کبھی رضائے کردگار حاصل نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے اس احساس سے خدا کی ناراضگی مول لے گا۔

(۱۴۲) خدا کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دو خواہ تمہیں اس کے لئے کتنی زحمت و مشقت کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔

(۱۴۳) جب تمہارا دل ایمان کی حقیقت پر مطمئن ہو تو پھر سختیوں اور دشواریوں کو خاطر میں نہ لاؤ۔

(۱۴۴) اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو' ان کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی۔

(۱۴۵) جو شخص جان بوجھ کر واجب نماز کو ترک کرے اس کا کوئی حق خدا کے ذمے نہیں بنتا بلکہ خدا کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں۔

(۱۴۶) خبردار' کبھی شراب خوری نہ کرو اور نہ ہی کوئی نشہ آور چیز استعمال کرو کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہیں۔

(۱۴۷) جو شخص ہر وقت فقر و ناداری کا اظہار کرے وہ فقر کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۱۴۸) غصہ نہ کرو اور جب غصہ آئے تو اس پر قابو پا کر اچھے انسان کہلاؤ کیونکہ غصہ کرنے سے انسان کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔

(۱۴۹) کسی کو گالی نہ دو کیونکہ اس کے دو نقصان ہیں ایک یہ کہ تمہاری اپنی

زبان گندی ہوگی اور دوسرا یہ کہ لوگوں کے ساتھ دشمنی بڑھ جائے گی۔

(۱۵۰) اس شخص کے ساتھ نیکی کرنے میں سستی و بخل نہ کرو جو اس نیکی کا مستحق ہو۔

(۱۵۱) دوسروں کے ساتھ دوستی کریں تاکہ وہ بھی آپ کے دوست ہوں اگر آپ کسی کے ساتھ سچے دل کے ساتھ دوستی کریں گے تو وہ بھی اسی طرح آپ کے ساتھ دوستی کرے گا کیونکہ دوستی دونوں طرف سے ہوتی ہے۔

(۱۵۲) جب کسی اہل ایمان بھائی سے ملاقات کرو تو خندہ پیشانی کے ساتھ ملو' کسی کے ساتھ ترش رو ہو کر نہ ملو۔

(۱۵۳) کبھی غرور و تکبر نہ کرو کہ خدا اسے کسی حال میں پسند نہیں کرتا۔

(۱۵۴) لوگوں کے ساتھ مدارات اور اچھا سلوک کرنا نصف ایمان ہے۔

(۱۵۵) خوش قسمت ہے وہ شخص جو لوگوں کے درمیان نرم خو بن کر رہے۔

(۱۵۶) جو شخص کسی کو کچھ دے کر احسان جتلائے خدا اس کے اس نیک عمل (احسان کرنے) کو ضائع کردیتا ہے۔

(۱۵۷) بت پرستی کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں سے نزاع و مخاصمت کرنا ہے۔ (جھگڑالو ہونا)

(۱۵۸) دھوکہ باز' مکار اور نقصان دہ شخص مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔

(۱۵۹) سچا مسلمان وہ ہے جو اپنا عمل خدا کے لئے خلوص کے ساتھ انجام دے۔

(۱۶۰) سب اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ان سب کی حیثیت "ایک ہاتھ" جیسی ہے جو دشمنوں پر پوری قوت کے ساتھ پڑتا ہے۔

(۱۶۱) جس شخص میں تین چیزیں پائی جائیں وہ ایمان کی تمام خصلتوں میں مکمل ہوگیا۔ جب خوش ہوتو اس کی خوشی اسے باطل کی راہ پر نہ ڈال دے، اور جب غصے میں ہوتو اسکا غصہ اسے حق سے دور نہ کردے اور جب کچھ کرنے پر قادر ہو تو اپنے حق سے زیادہ پر ہاتھ نہ ڈالے۔

(۱۶۲) عمل کے بغیر کسی قول کی کوئی حیثیت نہیں، قول و عمل کی حیثیت نیت پر موقوف ہے اور نیت وہ ہے جو میری سنت کے مطابق اور اس کی پیروی میں ہو۔

(۱۶۳) جلد بازی سے کام لینا شیطانی عادت ہے۔

(۱۶۴) جو شخص لوگوں کو بے وقوف بنانے، نادان لوگوں کو دھوکہ دینے، علماء پر فخر ومباہات کرنے اور لوگوں سے اپنی تعظیم و تکریم کروانے کے لئے علم حاصل کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۱۶۵) ایسے شخص کے ساتھ مجالست کرو جس کو دیکھنا ہی خدا کی یاد تازہ کردے اور جس سے گفتگو کرنا تمہارے نیک اعمال میں اضافہ کرے اور جس کا عمل و کردار تمہیں آخرت کی ترغیب دلائے۔

(۱۶۶) بخیل، خوشامدی اور بدکار سب ایک جیسے ہیں۔

(۱۶۷) بد خلق ہونا بہت بڑی بدقسمتی ہے۔

(۱۶۸) جو شخص اس بات کی پرواہ ہی نہ کرے کہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جارہا ہے وہ دل کا کھوٹا ہے یا پھر ہے ہی شیطان۔

(۱۶۹) لوگوں کو قرضہ دو کیونکہ ایسا وقت بھی آسکتا ہے جب تم خود قرضہ لینے کے حاجت مند ہوجاؤ تو اس وقت تمہارا یہ نیک عمل تمہارے کام آئے گا۔

(۱۷۰) جو شخص دنیا کی مشکلات و مصائب برداشت نہیں کرسکتا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا اور اپنی منزل کو پانے سے عاجز و ناتواں رہے گا۔

(۱۷۱) سب سے بڑا طاقتور وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے اوپر قابو پالے اور سب سے بڑا حلیم و بردبار وہ ہے جو طاقت و قدرت پانے کے بعد معاف کردے۔

(۱۷۲) حسن خلق' ایمان کی برتری کی نشانی ہے۔

(۱۷۳) اچھے اخلاق سے پیش آنا دوسروں کے دلوں میں محبت کے بیج بونا ہے۔

(۱۷۴) لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں مانگنے والے' دل کھول کر دینے والے' کسی کو کچھ نہ دینے والے' ان میں سے دوسری قسم کے لوگ سب سے اچھے ہیں۔

(۱۷۶) جو شخص حیا و شرم کے پردوں کو چاک کردے اس کی برائی کرنا غیبت میں شامل نہیں۔

(۱۷۷) جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنا ہر وعدہ پورا کرے۔

(۱۷۸) امانت داری' رزق میں اضافہ کرتی ہے جبکہ خیانت کرنا فقر و ناداری لاتا ہے۔

(۱۷۹) بچے کا اپنے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھنا ہی عبادت ہے۔

(۱۸۰) خدا اس شخص کو رفعت و بلندی عطا کرتا ہے جو اس کے حضور تواضع سے پیش آئے' خالق کے سامنے تواضع کرنے سے مخلوق کے درمیان بلندی حاصل ہوتی ہے۔

(۱۸۱) قیامت کے دن وہ شخص سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا جو بات کرنے

میں سچا، وعدہ پورا کرنے والا، اچھے اخلاق والا، امانت دار اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہو۔

(۱۸۲) جب کسی فاجر و بدکار کی تعریف کی جارہی ہو تو عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے اور خدا غضب ناک ہوجاتا ہے۔

(۱۸۳) بغیر علم کے عمل کرنے والا اصلاح سے زیادہ فساد اور نفع سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

(۱۸۴) دنیا کے مال ودولت میں حریص ہونا اور گناہ پر اصرار کرنا (بار بار کرنا) بدبختی کی نشانیاں ہیں۔

(۱۸۵) لباس سے انسان کی شخصیت ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۸۶) اپنے معاملات کو پوشیدہ رکھو، اسی میں تمہاری بھلائی ہے کیونکہ ہر نعمت اور اچھی چیز حسد کا شکار ہوجاتی ہے۔

(۱۸۷) ایمان کے دو حصے ہیں ایک صبر دوسرا شکر۔

(۱۸۸) وعدہ وفا کرنا ایمان کی نشانی اور وعدہ خلافی کفر کی علامت ہے۔

(۱۸۹) بازاروں میں کھانا پینا گھٹیا پن ہے، ایسا کرنے والا معاشرتی وقار سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

(۱۹۰) جو شخص شب و روز اپنی تمام تر توانائیاں آخرت کے لئے بروئے کار لائے۔ خدا اس کے دل میں بے نیازی، اس کے امور میں کامیابی، اس کے رزق میں وسعت و فراوانی عطا فرمائے گا اور جو شخص ہر وقت دنیا کے مال کو حاصل کرنے میں مصروف رہے اور اپنی تمام کوششیں اسی راہ میں وقف کردے خدا اسے ہمیشہ فقر و ناداری کا احساس، اس کے امور میں پراگندگی و ناکامی، اور متاع

دنیا میں مقررہ حد سے زیادہ میں محرومی اس کا مقدر بنادے گا۔

(۱۹۱) جو شخص روزہ نہ رکھنے کے باوجود خدا کا شکر ادا کرنے سے غافل نہ رہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو روزہ رکھ کر ناشکری کا مرتکب ہو۔

(۱۹۲) ایک مومن کا دوسرے مومن سے اللہ کے لئے محبت کرنا ایمان کا سب سے بڑا حصہ ہے جو شخص اپنی محبت و دوستی اور عداوت و دشمنی کا معیار و اساس خدا کو قرار دے وہ اصفیاء اور خدا کے پسندیدہ بندوں میں سے ہے۔

(۱۹۳) خدا کو سب سے زیادہ وہ پسند ہے جو اس کے بندوں کو فائدہ پہنچانے میں دوسروں سے زیادہ کوشاں ہو۔

(۱۹۴) اپنے ایمانی بھائی کے ساتھ دھوکہ بازی نہ کرو اور نہ ہی اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ ہی اس کے ساتھ وہ وعدہ کرو جسے پورا نہ کرسکو۔

(۱۹۵) ہر مومن پر تین قسم کے احترامات ضروری ہیں۔ دینی قدروں کا احترام' ادب و اخلاق کی پاسداری اور رزق کا احترام۔

(۱۹۶) سب سے بہتر مدد و تعاون ایک دوسرے کو تقوائے الہیٰ کی تاکید کرنے میں ہے۔

(۱۹۷) اگر تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہ کرو تو پھر تمہاری خواتین اور نوجوانوں کا فساد کی راہ پر چل نکلنا تمہارے لئے تعجب آور نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۹۸) جب معاشرے میں نیکی برائی میں بدل جائے اور برائی کو نیکی سمجھا جانے لگے تو اس معاشرے کو استحکام نہیں مل سکتا۔

(۱۹۹) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اگر وہ اچھے ہوں تو پوری امت

اچھی ہوگی اور اگر وہ برے ہوں تو پوری امت بری ہوگی ایک فقہاء دوسرے امراء۔

(۲۰۰) لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو سب سے زیادہ خوف الٰہی دل میں رکھنے والا اور سب سے زیادہ خدا کی اطاعت کرنے والا ہو اور لوگوں میں سب سے بڑا بے وقوف وہ ہے جو حاکم وقت سے خوفزدہ ہو اور اس کی پیروی کرے۔

(۲۰۱) تین چیزیں ایسی ہیں جو لوگوں کے دلوں کو مردہ کردیتی ہیں۔

☆ خسیس لوگوں کے پاس بیٹھنا۔

☆ ہر وقت عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں مصروف رہنا۔

☆ ثروت مند افراد کی محفلوں کو گرم کرنا۔

(۲۰۲) جب خدا کسی قوم پر غضب ناک ہو تو ان پر عذاب نازل کرکے انہیں تباہ کرنے کی بجائے انہیں ان چیزوں میں مبتلا کردیتا ہے مہنگائی' عمروں میں کمی' کاروبار میں نقصان' برے لوگوں کی حکومت۔

(۲۰۳) جب معاشرے میں زنا کا ارتکاب کثرت کے ساتھ ہونے لگے تو ناگہانی موت کے واقعات زیادہ ہوجائیں گے۔

(۲۰۴) جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کریں گے اور میرے اہل بیت اطہارؑ کی پیروی نہیں کریں گے تو ان کے نیک لوگوں کی دعائیں بھی مستجاب نہیں ہوں گی۔

(۲۰۵) جو شخص وعدہ خلافی کا مرتکب ہو خدا اس پر اس کے دشمن کو مسلط کرے گا۔

(۲۰۶) ناپ تول میں کمی کا ارتکاب کرنا قحط سالی کا موجب بنتا ہے۔

(۲۰۷) جو شخص لوگوں کے مال و دولت پر نظر جمائے وہ رنج و ملال میں مبتلا رہتا ہے اور خدا اس سے اس کا مقررہ رزق بھی چھین لیتا ہے اور اس پر زندگی تنگ ہوجاتی ہے۔

(۲۰۸) اسلام کی مثال ایک عریاں بدن کی ہے کہ جس کا لباس تقویٰ و پرہیزگاری کے سوا کچھ نہیں۔

(۲۰۹) ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی اساس و بنیاد ہم اہل بیتؑ کی محبت ہے۔

(۲۱۰) جو شخص مخلوق کی خوشنودی کے لئے خالق کی ناراضگی مول لے تو خداؐ اس مخلوق کو اس پر مسلط کردے گا۔

(۲۱۱) خداوند عالم پسندیدہ اخلاق کو بہت دوست رکھتا ہے۔

(۲۱۲) قیامت کے دن وہ لوگ خدا کے عذاب سے امان میں نہیں ہوں گے جو دنیا میں لوگوں کی حاجت روائی نہ کریں۔

(۲۱۳) ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب لوگ اپنی دنیا میں اس قدر مست ہوجائیں گے کہ پھر انہیں اپنے دین کے ضائع ہونے کی پرواہ ہی نہیں ہوگی۔

(۲۱۴) خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں اچھائی سے محبت اور برائی سے نفرت کا احساس پیدا کردیا ہے۔

(۲۱۵) دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے بہشت ہے۔

(۲۱۶) آخر الزمان میں بہت کم ایسے بھائی ملیں گے جو مکمل طور پر مورد اعتماد ہوں، اور اسی طرح مال حلال بھی!

(۲۱۷) لوگوں کو سوء ظن (بدگمانی) کا موقعہ ہی نہ دو کیونکہ اس کے آثار بہت خطرناک ہوتے ہیں۔

(۲۱۸) ہر قسم کی اچھائی عقل و خرد سے حاصل ہو سکتی ہے اور جو شخص عقل کی دولت سے محروم ہو اس کا کوئی دین نہیں ہوتا۔

(۲۱۹) کچھ لوگ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کسی شخص کی خوبیوں اور اچھی صفتوں کو بیان کرنے لگے تو آنحضرتؐ نے پوچھا یہ بتائیں کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ انہوں نے تعجب سے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے سامنے اس کی عبادتوں' نیک اعمال اور پاکیزہ صفات بیان کیں اور آپؐ ہم سے اس کی عقل کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: احمق اپنی حماقت و بیوقوفی کے سبب بڑے سے بڑے فاسق و فاجر شخص سے بھی بڑی برائی کا مرتکب ہوجاتا ہے' قیامت کے دن لوگوں کے درجات کی بلندی اور پروردگار کا تقرب ان کی عقل و خرد کی مقدار پر موقوف ہے۔

(۲۲۰) معرفت و اطاعت الہی اور خدا کی آزمائشوں میں صبر و شکیبائی کا مظاہرہ کرنا کمال عقل کی نشانی ہے اور جس میں یہ چیزیں نہ ہوں وہ صاحب عقل نہیں کہلا سکتا۔

(۲۲۱) حقیقی معنی میں عقل مند وہ ہے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہو اور اس کی اطاعت کا اظہار اپنے عمل و کردار سے کرے۔

(۲۲۲) علم مومن کا دوست ، حلم اس کا ساتھی' عقل اس کی رہنما' عمل اس کا سرپرست' صبر اس کے لشکر کا سردار' نرمی و مہربانی اس کا والد' نیکی اس کا بھائی' آدمیت اس کا نسب' تقویٰ و پرہیزگاری اس کا حسب اور مروت اس کی پاکیزہ

دولت ہے۔

(۲۲۳) مومن کبھی جھوٹ اور خیانت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۴) جو شخص قرآن کے کسی حرام کئے ہوئے امر کو حلال قرار دے گویا وہ قرآن کا منکر ہے۔

(۲۲۵) یہ بات بنی آدم کی نیکی و سعادت مندی کا باعث ہے کہ وہ خدا سے طلب خیر (استخارہ) کرے اور جو خدا کا فیصلہ ہو اس پر راضی ہو جائے۔ خدا سے طلب خیر نہ کرنا اور اس کے فیصلے پر ناراض ہونا انسان کی بدبختی کا راستہ ہموار کرتا ہے۔

(۲۲۶) حقیقی معنی میں ندامت و پشیمانی ہی توبہ ہے۔

(۲۲۷) اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے تمہاری حیثیت داغدار ہو جائے۔

(۲۲۸) صدقہ دو لیکن چھپا کر کہ اس سے خدا کی آتش غصہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔

(۲۲۹) صلہ رحمی عمر میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

(۲۳۰) جو لوگ دنیا میں نیک عمل بجالاتے ہیں وہ آخرت میں اپنی نیکی کے ساتھ پہچانے جائیں گے۔ اور جو لوگ اس دنیا میں برے اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں وہ آخرت میں اپنی برائی کے ساتھ مشہور ہوں گے۔

(۲۳۱) خدا جب کسی بندے کو اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ بندہ اس نعمت کے آثار بھی ظاہر کرے' اس کا شکر بجالائے اور اس سے صحیح طور پر استفادہ کر کے سعادت مند بنے۔

(۲۳۲) دنیا کا لالچ اور لمبی لمبی آرزوئیں بھی بنی نوع آدم کے لئے وبال جان

ہیں۔

(۲۳۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۳۴) قیامت کے دن ہر انسان سے چار باتیں پوچھی جائیں گی۔ (۱) اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کس مقصد کے لئے گذارا (۲) اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کن کاموں میں مصروف رہ کر ختم کیا (۳) اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا (۴) ہم اہل بیتؑ کی محبت کے متعلق کہ اس کا کہاں تک دم بھرا۔

(۲۳۵) ایمان تین چیزوں سے عبارت ہے دل سے پختہ گرہ لگانا' زبان سے اقرار کرنا' اور اعضاء و جوارح سے عمل کرنا۔

(۲۳۶) اچھائی سے بہتر اچھائی کرنے والا اور برائی سے برا برائی کرنے والا ہے۔

(۲۳۷) جو شخص لوگوں کے ساتھ معاشرت و معاملات میں ظلم نہ کرے کسی کے ساتھ گفتگو کرنے میں جھوٹ نہ بولے اور جس سے وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی نہ کرے وہ اپنی مروت میں کامل عدالت میں ظاہر و واضح ' خدا کے پاس اجر و جزا کا مستحق اور ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے۔

(۲۳۸) ثروت مندی مال دنیا کی کثرت کا نام نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں مالدار وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشوں پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائے۔

(۲۳۹) ہر عقل مند پر چار کام لازم ہیں علم و دانش کا غور سے سننا' اس کو حفظ کرنا' اس کی نشر اور دوسرں تک پہنچانا اور اس پر عمل کرنا۔

(۲۴۰) جو شخص کسی حاکم کی اس بات یا کام پر راضی ہو جس میں خدا کی

ناراضگی ہے وہ دائرہ دین سے خارج ہوگیا۔

(۲۴۱) جو شخص خوف خدا دل میں رکھتا ہو وہ کسی سے خوفزدہ نہیں ہو سکتا اور جس کے دل میں خدا کا خوف نہ ہو تو خدا اس کے دل میں ہر چیز کا خوف ڈال دیتا ہے۔

(۲۴۲) خدا جسے معصیت و گناہ کی ذلت سے نکال کر اطاعت کی عزت عطا کرے گویا اس نے اسے بغیر مال و دولت کے غنی و ثروت مند بنا دیا اور بغیر اقرباء و رشتہ داروں کے عزت عطا کر دی اور بغیر کسی مونس کے انس کی نعمت عطا کر دی۔

(۲۴۳) جو شخص خدا کے دیئے ہوئے تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے تو خدا اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔

(۲۴۴) جو شخص رزق حلال کی طلب میں کوشش نہ کرے وہ کبھی سکون نہیں پا سکتا۔

(۲۴۵) دنیا میں زہد تین چیزوں سے عبارت ہے: خواہشوں کو کم کرنا' ہر نعمت پر شکر ادا کرنا اور ہر اس چیز سے دوری اختیار کرنا جسے خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۶) کوئی اچھا کام دکھاوے کے لئے نہ کرو اور نہ کسی اچھے کام کو انجام دینے میں شرم سے کام لو۔

(۲۴۷) کم ہمتی دل کی بیماری کا سبب بنتی ہے۔

(۲۴۸) بد خلقی ضمیر کو دکھ دیتی ہے۔

(۲۴۹) چاپلوسی عزت و شرف کو پامال کر دیتی ہے۔

(۲۵۰) میری امت کا سب سے برا شخص وہ ہے جس کی عزت اس کے شر سے

خوفزدہ ہو کر کی جائے اور یاد رکھو جو شخص ایسے شخص کی عزت کرے اور اس کے شر سے خوف کھا کر اس کا احترام کرے وہ میرا امتی نہیں کہلا سکتا۔

(۲۵۱) یہ بات قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے کہ قرآن کے قاری تو زیادہ ہوں گے لیکن اس کے معانی پر غور کرنے والے کم ہو جائیں گے اور امیر و دولت مند تو بہت ہوں گے مگر امانت دار تھوڑے ہوں گے اور بارشیں زیادہ ہوں گی مگر اناج کم اگے گا۔

(۲۵۲) نفاق آمیز خضوع و خشوع سے پرہیز کرو اور وہ عبارت ہے اس سے کہ ظاہری طور پر بدن تو خضوع و خشوع میں مصروف ہو لیکن دل اس سے عاری ہو۔

(۲۵۳) جو کسی پر احسان کرے لیکن اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے وہ خدا کی رحمت کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(۲۵۴) اہل دین اور پاک نسب والوں پر احسان کرنا ہی اچھا لگتا ہے۔

(۲۵۵) ضعیف و کمزور لوگوں کا حج کرنا ان کے لئے جہاد کا درجہ رکھتا ہے۔

(۲۵۶) عورت کا جہاد یہ ہے کہ اپنے شوہر کے لئے اچھی بیوی ثابت ہو۔

(۲۵۷) سچی محبت نصف دین ہے۔

(۲۵۸) جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاؤ بلکہ مکمل دیانت داری کا ثبوت دو۔

(۲۵۹) برے اعمال بجا لا کر شیطان کو خوش نہ کرو کیوں کہ وہی تمہیں ان اعمال کی ترغیب دلاتا ہے۔

(۲۶۰) ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی کو آخرت کی یاد دلائے

اور تقوائے الٰہی اختیار کرنے کی تاکید کرے۔

(۲۶۱) جو شخص اپنا ظاہر و باطن ایک جیسا رکھے اور اپنے ہر کام میں رضائے الٰہی کو ملحوظ رکھے اور اسے ہی معیار عمل قرار دے وہ دنیا میں سکون و اطمینان اور آخرت میں نجات و سعادت پائے گا۔

(۲۶۲) خدا کا خوف دل میں رکھنا ہی بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ اور اجر عظیم کا سبب ہے۔

(۲۶۳) کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مومن بھائی کا مال اس کی اجازت و رضامندی کے بغیر تصرف میں لائے۔

(۲۶۴) خدا کی جھوٹی قسم کھانے والا میرا دوست نہیں ہو سکتا۔

(۲۶۵) شراب خور آدمی کی بات پر یقین نہ کرو۔

(۲۶۶) سود کھانے والا اور زنا کرنے والا دونوں گناہ کے لحاظ سے برابر ہیں۔

(۲۶۷) کمزور و ناتوان لوگوں کی مدد کرو تاکہ خدا تمہیں وسیع رزق عطا کرے۔

(۲۶۸) جھوٹی گواہی دینا اچھے انسان کا شیوہ نہیں۔

(۲۶۹) کسی انسان کا مذاق نہ اڑاؤ کیوں کہ وہ اور تم خدا کی مخلوق ہونے میں برابر ہو۔

(۲۷۰) کسی حال میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

(۲۷۱) ہمیشہ خدا کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو کیوں کہ توبہ کرنا گناہ کو سرے سے ختم کر دیتا ہے۔

(۲۷۲) توبہ کرنے کے بعد گناہ کرنا خدا، رسول خدا اور آیات الٰہی کے ساتھ مذاق کرنے کے برابر ہے۔

(۲۷۳) زوال پذیر دنیا کو بقا شعار آخرت پر ترجیح دینا دانش مندی نہیں۔
(۲۷۴) اپنے اہل ایمان بھائیوں کی مدد کرنے میں کوتاہی نہ کرو کیوں کہ اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔
(۲۷۵) نہ خود جھوٹ بولو اور نہ ہی جھوٹ بولنے والے کی صحبت اختیار کرو۔
(۲۷۶) جو شخص دوسروں پر ظلم و ستم کرے وہ خود ظلم و ستم سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔
(۲۷۷) موت کو ہمیشہ یاد رکھو کیوں کہ اس سے چھٹکارا ممکن نہیں۔
(۲۷۸) جس قدر ہو سکے تلاوت قرآن کرو اور اس کی تعلیمات پر عمل کرو۔
(۲۷۹) نیک کام کرنے اور کسی مومن بھائی سے نیکی کرنے میں سستی سے کام نہ لو کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ موقع پھر ہاتھ نہ آئے۔
(۲۸۰) جو شخص کسی مومن کو ایک لقمہ طعام دے تو خدا اسے جنت کے پھل عطا کرے گا اور جو شخص کسی پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلائے خدا اسے حریر و استبرق کا لباس پہنائے گا۔
(۲۸۱) عفت و پاک دامنی ہی عورتوں کے لئے سب سے بہتر زیب و زینت ہے۔
(۲۸۲) خاندانی عظمت کا راز تواضع و انکساری میں مضمر ہے۔
(۲۸۳) خوف خدا اور صلہ رحمی دنیا میں برکت اور آخرت میں مغفرت و بخشش کا ذریعہ ہے۔
(۲۸۴) دنیا اپنے چاہنے والوں کو آزمائشوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور اپنی اطاعت کرنے والوں کو دھوکہ دیتی ہے۔

(۲۸۵) خوش قسمت ہے وہ شخص جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی توبہ کرے اور اپنی نفسانی خواہشات پر غالب آ جائے اس سے پہلے کہ دنیا اسے آخرت کی طرف دھکیل دے۔

(۲۸۶) کسی مسلمان کا نام لے کر اس کی غیبت کرنا کفر ہے اور نام لئے بغیر جبکہ سننے والے اسے پہچانتے ہوں نفاق ہے البتہ فاسق و فاجر حکمران کی غیبت میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۸۷) سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو حق بات کرنے میں شرم نہ کرے خواہ وہ بات اس کے لئے نقصان دہ کیوں نہ ہو۔

(۲۸۸) ایمان اور عمل دو ایسے ساتھی ہیں جو ایک دوسرے کے بغیر باقی نہیں رہ سکتے۔

(۲۸۹) اپنی صبح کا آغاز صدقہ دے کر کرو کیوں کہ صدقہ بلاؤں کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

(۲۹۰) بخیل اور بداخلاق مومن نہیں کہلا سکتا۔

(۲۹۱) منافق' نیک نامی اور دیانت داری کی صفات سے محروم رہتا ہے۔

(۲۹۲) کبھی کسی کی عیب گوئی نہ کرو اور نہ ہی کسی کا راز فاش کرو۔

(۲۹۳) مرنے کی تمنا و خواہش نہ کرو البتہ کبھی موت سے غافل نہ رہو۔

(۲۹۴) بیٹیوں سے نفرت نہ کرو کیوں کہ وہی انس و محبت دینے والی ہیں۔

(۲۹۵) مومن کے علاوہ کسی سے دوستی نہ کرو کیوں کہ وہ تمہارے دوست نہیں بن سکتے۔

(۲۹۶) جو شخص مہمان نوازی سے گریز کرے وہ کبھی خیر و بھلائی نہیں پائے گا۔

(۲۹۷) دوسروں پر رحم نہ کرنے والا بہشت سے محروم رہے گا۔

(۲۹۸) جو شخص حصول علم کے لئے کوشش کرے خدا اس کے رزق کی کفالت کرتا ہے۔

(۲۹۹) تم اپنے مال و دولت کے ذریعے سب لوگوں کی حاجات پوری نہیں کر سکتے ہو لیکن اپنے اچھے اخلاق کے ساتھ سب کے دلوں پر چھا جانا تمہارے اختیار میں ہے۔

(۳۰۰) لمبی عمر پانا اور اطاعت خدا کی توفیق پانا بہت بڑی سعادت ہے۔

(۳۰۱) خدا بدگوئی کرنے والے اور بدزبانی کے مرتکب شخص کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۰۲) خدا صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اسی کی خاطر انجام دیا جائے۔

(۳۰۳) جس شخص کی زندگی میں صرف ایک نیکی ایسی ہو جو اس نے رضائے خدا کے لئے انجام دی ہو خدا اس کے عیوب پر پردہ ڈال کر اس کی عزت بچا لیتا ہے اور اس کی اصلاح کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(۳۰۴) یاد رکھو' خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب آتی ہے اس لئے اس کی رحمت کے مستحق ہونے کی کوشش کرو۔

(۳۰۵) فرشتے طالب علم کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں کیوں کہ انہیں علم و دانش سے لگاؤ ہے۔

(۳۰۶) خوش اخلاق ہونا گناہوں کو اس طرح محو کر دیتا ہے جس طرح سورج برف کو پگھلا دیتا ہے۔

(۳۰۷) اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے رنج و غم میں اس طرح شریک ہوں جیسے سارا بدن سر کے درد میں شریک ہوتا ہے۔

(۳۰۸) خط کا جواب دینا اسی طرح ضروری ہے جس طرح سلام کا جواب دینا۔

(۳۰۹) خدا نے کچھ لوگوں کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے تاکہ وہ لوگوں کی حاجت روائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

(۳۱۰) جہالت کا عام ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۳۱۱) خدا اس شخص پر سخت ناراض ہوتا ہے جو اس کے حضور دست سوال دراز نہ کرے۔

(۳۱۲) کسی مومن کے دل کو شاد کرنا گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۳۱۳) عورتوں کا جہیز کم رکھو' اسی میں ان کی عزت اور ان کے لئے برکت کا باعث ہے۔

(۳۱۴) دنیا کے مال پر بھروسہ نہ کرو کیوں کہ اس نے تمہارے بڑوں کو بھی دھوکہ دیا ہے۔

(۳۱۵) دلوں کو زنگ آلود ہونے سے بچانے کے لئے موت کو یاد کرو اور زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرو۔

(۳۱۶) باکمال لوگوں کے کمال سے صحیح معنی میں وہی آگاہ ہو سکتا ہے جو خود باکمال ہو۔

(۳۱۷) حسد' حرص اور تکبر سے ہمیشہ دور رہو کیوں کہ یہ سب گناہوں کی بنیادیں ہیں۔

(۳۱۸) شرک اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو ورنہ شیطان کے دوست کہلاؤ

گے۔

(۳۱۹) سود کھانا ایسا ہے جیسے ماں کے ساتھ زنا کرنا۔

(۳۲۰) شیطان عورتوں کے ذریعے تم پر حملہ آور ہوتا ہے' اس کے حملے سے بچنے کی کوشش کرو۔

(۳۲۱) حقیقی معنی میں پرہیزگاری ظاہر اور باطن میں ایک جیسا ہونا ہے۔

(۳۲۲) جہاں تک ممکن ہو سکے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرو۔

(۳۲۳) دین میں افراط و تفریط سے کام نہ لو اور نہ ہی اس میں الجھاؤ پیدا کرو کیوں کہ خدا نے دین کو نہایت آسان قرار دیا ہے۔

(۳۲۴) گناہ کو چھوٹا مت سمجھو کیوں کہ خدا کی نافرمانی میں چھوٹے اور بڑے گناہ میں کوئی فرق نہیں۔

(۳۲۵) کسی برے کی دوستی اختیار نہ کرو ورنہ اس جیسے ہو جاؤ گے۔

(۳۲۶) اس عورت کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے۔

(۳۲۷) بے پردہ عورت خدا کی بارگاہ میں کوئی قدر و منزلت نہیں رکھتی۔

(۳۲۸) جو شخص قرض لیتے وقت اسے ادا نہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ قیامت کے دن چوروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(۳۲۹) جوانی میں شادی کریں تاکہ شیطان تمہیں گمراہ نہ کرنے پائے۔

(۳۳۰) نیک کام کرنے کا حکم دینے والے کو وہی اجر و ثواب ملے گا جو نیک کام کرنے والے کو ملے گا۔

(۳۳۱) اسلام پاکیزہ دین ہے اس لئے تم بھی پاکیزہ رہو کیوں کہ جنت میں پاکیزہ

لوگ ہی داخل ہوں گے۔

(۳۳۲) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا جہاد فی سبیل اللہ کا درجہ رکھتا ہے۔

(۳۳۳) اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے اور پاک دامن رہو تاکہ تمہاری عزت و ناموس بھی محفوظ رہے۔

(۳۳۴) جو شخص میرے کردار و گفتار کے مطابق عمل نہ کرے اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

(۳۳۵) بد زبان ہونا بد بختی اور بد کردار ہونا ذلت ہے۔

(۳۳۶) نیکی کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی اور برائی کبھی بھلائی نہیں جا سکتی۔

(۳۳۷) پیٹ بھر کر کھانا سنگدل بنا دیتا ہے' کھانے پینے میں اعتدال رکھو۔

(۳۳۸) جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جائے وہ اہل آسمان کے لئے اسی طرح مقام و منزلت رکھتا ہے جس طرح اہل زمین کے لئے ستارے!

(۳۳۹) ایک دوسرے سے عفو و درگزر کرو تاکہ دلوں میں کینہ پیدا نہ ہونے پائے۔

(۳۴۰) آرام و آسائش کے وقت خدا کو یاد کرو تاکہ تمہیں تمہاری پریشانی اور مصیبت میں اپنی عنایات سے نوازے۔

(۳۴۱) جس قدر چاہو علم حاصل کرو لیکن یاد رکھو کہ تم اس وقت تک اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک کہ اس پر عمل نہ کرو۔

(۳۴۲) نصف شب میں اٹھ کر خدا کے حضور اپنی حاجات پیش کرو اس وقت خدا کسی مومن کی دعا رد نہیں کرتا۔

(۳۴۳) علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ برا ہے۔

(۳۴۴) جو شخص آپ پر نیکی و احسان کرے اس کا احترام بجا لاؤ خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۴۵) ہر روز اپنے گناہوں کی توبہ کرو کیوں کہ میں بھی روزانہ ایک سو مرتبہ خدا کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۳۴۶) وہ مرد جو اپنے آپ کو عورت جیسا بنا کر رکھے اور وہ عورت جو اپنے آپ کو مرد جیسا بنا کر رکھے کبھی بہشت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۳۴۷) ظلم، دھوکہ اور وعدہ خلافی کرنے والا خود ان کے مذموم آثار سے بچ نہیں سکتا۔

(۳۴۸) اپنے راز دوسروں کو بتانا نادانی و جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۳۴۹) اس سے بڑا بخیل کون ہو سکتا ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر صلوات نہ پڑھے!

(۳۵۰) میں اپنے بعد تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن، دوسری اپنی عترت اہل بیتؑ۔ اگر تم نے ان دونوں سے تمسک اختیار کیا اور ان کی پیروی کی تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) کسی بندے کو خوش کرنے کے لئے خدا کو ناراض کرنا غلط ہے۔

(۲) جہالت سے زیادہ تکلیف دہ غربت کوئی نہیں۔

(۳) عقل سے بڑھ کر نفع بخش دولت کوئی نہیں۔

(۴) اچھے اخلاق سے بہتر ذاتی فضیلت کوئی نہیں۔

(۵) موجودات عالم کے بارے میں غور و فکر کرنے سے بڑی کوئی عبادت نہیں۔

(۶) جھوٹ بولنا گفتگو کے لئے آفت ہے۔

(۷) احسان جتلانا سخاوت کی فضیلت کو تباہ کردیتا ہے۔

(۸) تکبر ذاتی کمالات کے لئے زہر قاتل ہے۔

(۹) اپنے دین کی خاطر اپنا مال و جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

(۱۰) اچھے اخلاق اپنائیں اور برے اخلاق سے اجتناب کریں۔

(۱۱) سب سے بڑا عبادت گزار شخص وہ ہے جو ہر وہ کام بجا لائے جو خدا نے اس پر فرض قرار دیا ہے۔

(۱۲) سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو اس چیز سے دور رہے جو خدا نے اس کے لئے حرام قرار دی ہے۔

(۱۳) سب سے بڑا دولتمند وہ ہے جو خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرے۔

(۱۴) قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرنا ہی پاکیزہ عبادت ہے۔

(۱۵) اپنی زبان کو بے ہودہ باتوں سے روکیں کہ اسی میں آپ کی نجات ہے۔

(۱۶) اپنے دینی بھائی کو اپنے برابر سمجھیں۔

(۱۷) ہر حالت میں خدا کو یاد کریں اس سے بہتر کوئی خصلت نہیں۔
(۱۸) حج ادا کرنا، فقر و ناداری کو دور کر دیتا ہے۔
(۱۹) مومن کا سب سے بڑا عمل خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔
(۲۰) جو شخص اپنے دینی بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے چاہتا ہو تو قیامت کے دن وہ عرش کے سائے تلے ہوگا۔
(۲۱) دوسروں کی عیب جوئی سے پہلے اپنے آپ کو ہر عیب اور برائی سے پاک کرنا چاہئے۔
(۲۲) دنیا کا لالچی ہمیشہ خدا پر ناراض رہتا ہے۔
(۲۳) آیات الٰہی کا مذاق اڑانے والا جہنمی ہے۔
(۲۴) کسی سے مشورہ نہ کرنا ندامت کا سبب ہوتا ہے۔
(۲۵) دین کی دولت سے محروم ہونا سب سے بڑی موت ہے۔
(۲۶) اس شخص پر سخت تعجب ہے جو آخرت پر یقین رکھتے ہوئے دنیا سے دل لگاتا ہے۔
(۲۷) ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور کسی کے ساتھ سختی نہ کرو۔
(۲۸) ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں خدا کا خوف دل میں رکھنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر آپ خدا کو نہیں دیکھ سکتے لیکن وہ تو آپ کو دیکھ رہا ہے۔
(۲۹) سیر ہونے کے بعد کچھ کھانا صحت و سلامتی کو تباہ کر دیتا ہے۔
(۳۰) اپنے محسن کے ساتھ برا سلوک کرنے والا بہت جلد اپنے کیفر کردار کو پہنچتا ہے۔
(۳۱) کسی پر بے جا زیادتی کرنے والا اپنے کیے کی سزا فوراً پاتا ہے۔

(۳۲) جو شخص عہد و پیمان میں وفا کے بدلے بے وفائی کرے وہ اپنے مذموم فعل کا برا نتیجہ بہت جلد دیکھتا ہے۔

(۳۳) ہر وقت لوگوں کے سامنے دست نیاز دراز کرنا ذلت کا موجب ہے۔

(۳۴) چھوٹوں پر زیادتی کرنا' بڑوں کی نافرمانی کرنا اور ظالموں کی مدد کرنا ہی کسی ظالم کی پہچان ہے۔

(۳۵) جو شخص ہر کام میں اپنی تعریف کا خواہشمند ہو وہ ریاکار ہے۔

(۳۶) ہر بات میں جھوٹ بولنا امانت میں خیانت کرنا اور وعدہ خلافی کرنا منافق کی نشانیاں ہیں۔

(۳۷) روزی کی تلاش میں' آخرت کی خاطر اور کسی جائز کام میں لطف اندوز ہونے کے ارادے کے علاوہ سفر نہیں کرنا چاہیے۔

(۳۸) کنجوسی' سنگدلی' لمبی لمبی امیدیں کرنا اور دنیا کی محبت ہی شقاوت و بدبختی ہے۔

(۳۹) کھانا کھانے کی ابتداء اور انتہا نمک پر کریں کیونکہ نمک ستر بیماریوں کا علاج ہے۔

(۴۰) جو بچہ پیدا ہو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں کہ ایسا کرنے سے شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(۴۱) جس سے ہمیشہ برائی کی توقع ہو اور اچھائی کی کوئی امید نہ ہو اس سے برا کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔

(۴۲) ننگے ہو کر نہانے سے اجتناب کریں۔

(۴۳) انگوٹھے اور درمیانی انگلی میں انگشتری نہ پہنیں۔

(۴۴) کبھی جھوٹ نہ بولیں کیونکہ جھوٹ انسان کو رسوا کرتا ہے۔

(۴۵) سچ بولنا برکتیں لاتا ہے اور جھوٹ بولنا نحوست ہے۔

(۴۶) غیبت و چغل خوری سے پرہیز کریں۔

(۴۷) خدا کی جھوٹی قسم نہ کھاؤ ورنہ اس کے عذاب سے نہ بچ سکو گے۔

(۴۸) لجاجت سے پرہیز کریں کیونکہ اس کی ابتداء جہالت اور انتہاء ندامت ہے۔

(۴۹) ہر روز مسواک کریں کہ اس سے منہ پاکیزہ ' آنکھیں روشن اور خدا خوش رہتا ہے۔

(۵۰) کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں "خلال" کریں کیونکہ منہ کی بو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۵۱) غصہ نہ کریں اور جب غصہ آئے تو بیٹھ جائیں اور سوچیں کہ خدا اپنے بندوں پر ہر طرح سے قادر ہونے کے باوجود ان کے ساتھ نرمی اور بردباری سے پیش آتا ہے۔

(۵۲) اپنے آپ کا محاسبہ کریں اس لئے کہ آپ کے سارے اعمال خدا کے پاس محفوظ ہیں۔

(۵۳) اپنے اہل و عیال اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

(۵۴) جو شخص لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے وہ خدا کے ہاں بلند مقام پاتا ہے۔

(۵۵) جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی ناپسند کرو۔

(۵۶) ایمان ' علم اور عمل کے مجموعے کا نام "اسلام" ہے۔

(۵۷) فراست دانائی سے حاصل ہوتی ہے۔ (ذہن کی تیزی خداداد بصیرت سے حاصل ہوتی ہے)

(۵۸) ہر کام کی صحیح تدبیر دور اندیشی سے ہوتی ہے۔

(۵۹) دور اندیشی کی بنیاد صحیح فکر و نظر کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۶۰) کامیابی کا راز دور اندیشی و ہوشیاری میں پوشیدہ ہے۔

(۶۱) ہوشیاری اور دور اندیشی کا تجربات سے گہرا تعلق ہے۔

(۶۲) سختیاں جھیلنے سے ہی عظمت و بزرگی نصیب ہوتی ہے۔

(۶۳) منافقت شرک کے برابر ہے۔

(۶۴) اپنے آپ کو سب کچھ سمجھنا تباہی کا باعث ہے۔

(۶۵) ریاکاری، شرک کا دوسرا نام ہے۔

(۶۶) جہالت مرجانے کے برابر ہے۔

(۶۷) نیک کام میں سستی و کوتاہی کرنا مقصد کو کھودینا ہے۔

(۶۸) نفسانی خواہشات آفتیں ہی آفتیں ہیں۔

(۶۹) عیش و عشرت سے دل لگانا تباہی ہی تباہی ہے۔

(۷۰) دل کی تمنائیں بکھرے ہوئے خیالات کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۷۱) لوگوں سے توقع نہ رکھنا ہی آزادی کی نشانی ہے۔

(۷۲) پرہیزگاری آخرت کے لئے بہترین زاد راہ ہے۔

(۷۳) عدل و انصاف کرنے والا شخص عزت پاتا ہے۔

(۷۴) لوگوں پر ظلم و ستم کرنے والا پستی و ذلت کا شکار ہوتا ہے۔

(۷۵) کسی کے ساتھ نیکی کرنا اسے اپنا غلام بنالینے کے برابر ہے۔

(۷۶) نیکی کا بدلہ نیکی سے دینا غلامی سے نجات پالینے کے مترادف ہے۔

(۷۷) تمام نیکیوں کی بنیاد صبر ہے۔

(۷۸) تمام خرابیوں کی جڑ بے جا فریاد کرنا ہے۔

(۷۹) سچی محبت میں برکت ہے۔

(۸۰) ہر کام کو آرام و اطمینان سے بجالانا اچھی صفت ہے۔

(۸۱) دنیا دھوکہ دیتی ہے نقصان پہنچاتی ہے اور پھر ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔

(۸۲) خود پسندی بے وقوفی و حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۸۳) عقل کے پردوں کو چاک کردینے کا نام ہی بیوقوفی ہے۔

(۸۴) دین' انسان کی زندگی کا مضبوط ترین سہارا ہے۔

(۸۵) خدا کی عبادت کرنا ہی حقیقی معنی میں "کامیابی" ہے

(۸۶) ہر شخص اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

(۸۷) دین پر عمل کرنا خوشیوں اور مسرتوں کا باعث بنتا ہے۔

(۸۸)(خدا پر) یقین رکھنے سے دل نورانی ہوجاتا ہے۔

(۸۹) تباہی و ناکامی سے بچنے کا واحد ذریعہ "ایمان" ہے۔

(۹۰) خدا کا انکار کرنا ذلت' شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔

(۹۱) خدا کے فیصلوں (قضا و قدر) پر راضی رہنا لوگوں سے بے نیازی عطا کرتا ہے۔

(۹۲) تقدیر الٰہی پر ناراض ہونا رنج و غم میں اضافہ کرتا ہے۔

(۹۳) ہر کام میں خدا پر توکل کرنا مقصد کے حصول کے لئے کافی ہے۔

(۹۴) کسی کام میں حسن انجام پانا خدا کی عنایت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

(۹۵) نیت کا پاک و خالص ہونا ہی سب سے بڑا کمال ہے۔

(۹۶) ہر لمحہ دل میں خدا کا خوف رکھنا تباہی سے بچاتا ہے۔

(۹۷) حق کو پالینے سے نفس میں پاکیزگی آجاتی ہے۔

(۹۸) حقیقت کے جلووں سے محروم رہنا غم واندوہ پیدا کرتا ہے۔

(۹۹) قرض لینا غلامی کا طوق پہننے کے مترادف ہے۔

(۱۰۰) قرض ادا کردینا آزادی حاصل کرلینے کا دوسرا نام ہے۔

(۱۰۱) مشورہ کرنا دل کی تقویت کا باعث ہے۔

(۱۰۲) مومن کی عزت کا راز اس کے عمل میں پوشیدہ ہے۔

(۱۰۳) نیک کام کرنا انسان کی ذاتی عظمت و کردار کی بلندی ہے۔

(۱۰۴) نیک دوستی ہی حقیقی نسب اور خالص رشتہ ہے۔

(۱۰۵) خاموش رہنا عزت و وقار کا باعث ہوتا ہے۔

(۱۰۶) بے ہودہ باتیں کرنا بہت بڑا عیب ہے۔

(۱۰۷) کسی کو پریشان کرنا مذموم حرکت ہے۔

(۱۰۸) لجاجت و خصومت (جھگڑالو ہونا اور دشمنی میں مداومت کرنا) نہایت بری خصلت ہے۔

(۱۰۹) کسی کام میں غور و فکر کرکے اسے انجام دینا نتیجہ بخش ثابت ہوتا ہے۔

(۱۱۰) غفلت کا نتیجہ اپنے مقصد میں محرومی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۱۱۱) پرہیزگاری حرام کاموں سے دوری کا نام ہے۔

(۱۱۲) ہر بات میں شک کرنا پریشانی و اضطراب کا باعث بنتا ہے۔

(۱۱۳) خداوند عالم کی فرمانبرداری انسان کو نجات عطا کرتی ہے۔

(۱۱۴) خدا کے احکام کی نافرمانی' ہلاکت کا باعث بنتی ہے۔

(۱۱۵) عالم وہ ہے جو اپنی قدر و منزلت کو پہچانے اور جاہل وہ ہے جو خود کو نہ جانے۔

(۱۱۶) ہمت ہار جانا کم عقلی کی نشانی ہے۔

(۱۱۷) صحیح راستے پر چلنے والا یقیناً اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

(۱۱۸) جو غلط راستہ اختیار کرے وہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

(۱۱۹) سچائی حقیقی معنوں میں کامیابی ہے۔

(۲۲۰ جھوٹ رسوائی کا سبب بنتا ہے۔

(۱۲۱) علم انسان کو معاشرے میں عزت دلاتا ہے۔

(۱۲۲) خدا کی اطاعت مضبوط ڈھال ہے۔

(۱۲۳) صبر عقل مندی کی نشانی ہے۔

(۱۲۴) بے تابی و بے قراری نقصان و کمزوری کی علامت ہے۔

(۱۲۵) بہادری انسان کے لئے زینت ہے۔

(۱۲۶) بزدلی بہت بڑا عیب ہے۔

(۱۲۷) ٹھیک کام کرنے سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

(۱۲۸) غلط کام کرنے سے ملامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۱۲۹) جلد بازی ندامت و پشیمانی لاتی ہے۔

(۱۳۰) ہر شخص کی روزی خدا کی طرف سے تقسیم شدہ ہے۔

(۱۳۱) لالچ اور حرص کرنے والا شخص ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

(۱۳۲) بخیل کی ہر شخص مذمت کرتا ہے۔

(۱۳۳) حسد کرنے والا ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔

(۱۳۴) ظلم کرنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

(۱۳۵) جفاکاری بہت بڑا عیب ہے۔

(۱۳۶) زندگی شیرین بھی ہے اور تلخ بھی۔

(۱۳۷) دور اندیش انسان ہر مرحلے میں بیدار رہتا ہے۔

(۱۳۸) غفلت برتنے والا شخص ایک مست و بے ہوش کی مانند ہے۔

(۱۳۹) خدا کی اطاعت سود مند تجارت ہے۔

(۱۴۰) مال و دولت جمع کرنے کا نشہ غم میں مبتلا کردیتا ہے۔

(۱۴۱) ناروا آرزوئیں اور بیجا امنگیں ہی دھوکہ دیتی ہیں۔

(۱۴۲) ہر مرحلے میں بیداری سے کام لینا دل کو روشن کردیتا ہے۔

(۱۴۳) کسی کام میں غفلت برتنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے برابر ہے۔

(۱۴۴) کسی کو فریب دینا نہایت پست کام ہے۔

(۱۴۵) دھوکہ بازی کمینہ پن ہے۔

(۱۴۶) بخل کا انجام ہر شئے سے ہاتھ دھونا ہے۔

(۱۴۷) خیانت بے وفائی کی طرح --- قابل نفرت امر ہے۔

(۱۴۸) (خدا کے بارے میں ذرا بھر) شک کرنا کفر ہے۔

(۱۴۹) نیک سلوک کرنا محبت کا سبب بنتا ہے۔

(۱۵۰) بخل کرنا اپنے عیوب کو ظاہر کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۵۱) عقلمندی سے کام لینا لوگوں کو قریب لاتا ہے۔

(۱۵۲) بے وقوفی لوگوں سے دوری کا سبب بنتی ہے۔

(۱۵۳) فضیلت یہ ہے کہ اپنی حاجت سے پہلے دوسروں کی حاجت پوری کی جائے۔

(۱۵۴) احتکار و ذخیرہ اندوزی نہایت پست کام ہے۔

(۱۵۵) کسی کے راز کو فاش کرنا اس کے ساتھ خیانت کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۵۶) دوسروں کے بھید محفوظ کرنا ہی امانت داری ہے۔

(۱۵۷) دیانتداری یہ ہے کہ مشکوک چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

(۱۵۸) پرہیزگاری انسان کو عزت دلاتی ہے۔

(۱۵۹) برے کام کرنے سے انسان ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔

(۱۶۰) حق گوئی تیز دھار تلوار کا کام دیتی ہے۔

(۱۶۱) اپنی ناتوانی کا احساس کرنا زندگی کے بہترین اور قیمتی اوقات کو ضائع کردینے کے برابر ہے۔

(۱۶۲) پرہیزگاری ایک ڈھال ہے۔

(۱۶۳) لالچ ایک وبال ہے۔

(۱۶۴) خدا کی اطاعت، صاحبان عقل کا سرمایہ ہے۔

(۱۶۵) بدکار ہمیشہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۱۶۶) علم ایک کامل رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۶۷) اچھے ساتھی بہت کم ملتے ہیں۔

(۱۶۸) شرم و حیا اچھی صفت ہے۔

(۱۶۹) کسی سے طمع و لالچ کرنا اپنے آپ کو اس کا غلام بنانا ہے۔

(۱۷۰) سخاوت کرنا، شرافت نفس کا نتیجہ ہے۔

(۱۷۱) اطمینان کے ساتھ کام کرنا مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(۱۷۲) اطاعت و بندگی درحقیقت ہر حکم کو مان لینے ۔۔۔ اور اس پر عمل کرنے ۔۔۔ کا نام ہے۔

(۱۷۳) لوگوں کے سامنے جھکنا ذلت و پستی کا موجب بنتا ہے۔
(۱۷۴) کسی کے ساتھ نیکی کرنا اسے اپنا مقروض بنا لینے کے مترادف ہے۔
(۱۷۵) نعمتوں پر شکر کرنا ضروری ہے۔
(۱۷۶) ہوشیاری سے کام لینا منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔
(۱۷۷) خاموش رہنا کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔
(۱۷۸) غفلت و بے توجہی کا نتیجہ ضلالت و گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔
(۱۷۹) طمع و لالچ، فقر و ناداری کا باعث ہے۔
(۱۸۰) خدا کا شریک بنانا خدا کو نہ ماننے ہی کی ایک قسم ہے۔
(۱۸۱) معاملات میں شرم و حیا سے کام لینا نفع سے محرومی کا باعث بنتا ہے۔
(۱۸۲) عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان کو لغویات سے روکے رکھے۔
(۱۸۳) دنیا کو نظر انداز کر دینا حقیقت میں توانگری ہے۔
(۱۸۴) خواہش نفس کی پیروی کرنا ہی نادانی ہے۔
(۱۸۵) بردباری لوگوں کو اپنا بنانے کا بہترین سبب ہے۔
(۱۸۶) بے وقوفی خود ایک جرم ہے۔
(۱۸۷) لمبی لمبی آرزوئیں انسان کو دھوکہ دیتی ہیں۔
(۱۸۸) موت ایک ہی پل میں آدمی کو مٹی میں ملا دیتی ہے۔
(۱۸۹) دنیا ہر صورت میں انسان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔
(۱۹۰) آخرت آدمی کو خوشیوں اور مسرتوں سے ہمکنار کرنے والی ہے۔
(۱۹۱) احسان جتلانا، نیک کام پر پانی پھیر دیتا ہے۔
(۱۹۲) دنیا سے کوچ کرنے کا وقت قریب ہے۔

(۱۹۳) زندگی دیکھتے ہی دیکھتے گزر جاتی ہے۔

(۱۹۴) اے انسان! علم تجھے نجات عطا کرتا ہے۔

(۱۹۵) اے ابن آدم! جہالت تیری تباہی کا سامان فراہم کرتی ہے۔

(۱۹۶) موت دنیا کے قید خانے سے چھٹکارا دلاتی ہے۔

(۱۹۷) جو شخص گناہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ صحیح و سالم رہتا ہے۔

(۱۹۸) موت اور حساب کتاب کے لئے ہر لمحہ تیار رہنا چاہیے۔

(۱۹۹) منافق ہمیشہ لوگوں کو حق و حقیقت کے بارے میں شکوک و شبہات میں ڈالتا رہتا ہے۔

(۲۰۰) لوگوں سے مدد لینا بہت ہوشیاری کا کام ہے۔

(۲۰۱) کسی پر احسان کرنا غنیمت ہے۔

(۲۰۲) عدل کا مطلب ہر ایک کے ساتھ برابر سلوک کرنا ہے۔

(۲۰۳) قناعت کرنا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچاتا ہے۔

(۲۰۴) جو شخص اپنے تمام کام خدا کے سپرد کردے وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۰۵) خدا کے سوا کسی اور کا سہارا لینا تباہی مول لینے کے برابر ہے۔

(۲۰۶) موت دنیاوی آفتوں سے بچنے کے لئے ڈھال کا کام دیتی ہے۔

(۲۰۷) ہر کام میں توفیق و کامیابی کا حصول رحمت الٰہی کا نتیجہ ہے۔

(۲۰۸) علم و دانش ہی عظمت و بزرگی ہے۔

(۲۰۹) جہالت و نادانی، ضلالت و گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۲۱۰) فرصت کے اوقات۔۔۔ بہت قیمتی ہوتے ہیں اور۔۔۔ نہایت ہوشیاری سے

حاصل ہوتے ہیں۔

(۲۱۱) فرصت کی گھڑیوں سے فائدہ نہ اٹھانا پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

(۲۱۲) بے جا رعب و دبدبہ دکھانا مقصد سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا سبب بنتا ہے۔

(۲۱۳) دوست بناؤ تو ایسا کہ جس سے تمہاری عزت محفوظ رہے۔

(۲۱۴) صبر و شکیبائی مصیبتوں کو دور کرتی ہے۔

(۲۱۵) ہمت ہار جانا اپنے آپ کو تباہ کر دینے کے برابر ہے۔

(۲۱۶) اہم امور میں سستی سے کام لینا نقصان دہ ہے۔

(۲۱۷) سچا دوست وہ ہے جو دوست پر جان قربان کرنے پر تیار رہو۔

(۲۱۸) اپنے مقدر پر خوش رہنا خدا کی نعمت ہے۔

(۲۱۹) دنیا کی آفتوں کو کم سمجھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔

(۲۲۰) خدا کا خوف دل میں رکھنا پشت پناہی کا کام دیتا ہے۔

(۲۲۱) کسی کی اچھی بات کو مان لینا ہی دانائی و ہوشیاری ہے۔

(۲۲۲) ہر حال میں بیداری سے کام لینے سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

(۲۲۳) کسی کو عذاب الٰہی سے ڈرانا درحقیقت اس پر اتمام حجت کرنا ہے۔

(۲۲۴) گناہوں پر پشیمان ہونا ہی دراصل توبہ و استغفار ہے۔

(۲۲۵) غلطی کا اعتراف کر لینا ہی ایک طرح کی معذرت خواہی ہے۔

(۲۲۶) غلطی کو غلطی تسلیم نہ کرنا گویا گناہ سے دل لگانا ہے۔

(۲۲۷) بہت زیادہ باتیں کرنے ۔۔۔ والے ۔۔۔۔ سے لوگ تنگ آجاتے ہیں۔

(۲۲۸) مشورہ کرنا ۔۔۔۔ فکر و عمل میں ۔۔۔۔ تقویت کا باعث بنتا ہے۔

(۲۲۹) مال و دولت کا ۔۔۔ پورا پورا ۔۔۔۔ حساب دینا ہوگا۔

(۲۳۰) ظلم و ستم کا نتیجہ' عذاب الٰہی ہے۔

(۲۳۱) دنیا کی خواہشیں ہی زہر قاتل بن جاتی ہیں۔

(۲۳۲) علم و دانش' زندگی اور زندہ دلی کا سبب ہے۔

(۲۳۳) ایمان' جہنم سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۲۳۴) لوگوں سے امید نہ رکھنے سے دل مطمئن رہتا ہے۔

(۲۳۵) تقویٰ' گناہوں سے اجتناب کرنے کا نام ہے۔

(۲۳۶) بدگمانی' شک کی ایک قسم ہے۔

(۲۳۷) مال خرچ کرنے سے کم اور علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۲۳۸) گناہوں سے دور رہنا خدا سے قریب کرتا ہے۔

(۲۳۹) جو شخص لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرے لوگ اسی کی حمایت کرتے ہیں۔

(۲۴۰) دوسروں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا ہمیشہ ذلت پاتا ہے۔

(۲۴۱) شیطان بہت بڑا مکار ہے اس سے پناہ مانگنی چاہئے۔

(۲۴۲) اطمینان سے کام کرنا دور اندیشی کا نتیجہ ہے۔

(۲۴۳) فرصت کے لمحات "غنیمت" ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔

(۲۴۴) نیک کام کرنے سے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔

(۲۴۵) کسی پر احسان کرنا عظمت و بزرگی کا سبب بنتا ہے۔

(۲۴۶) غفلت کا نتیجہ' بھٹک جانا ہے۔

(۲۴۷) کسی کے دھوکے میں آجانا جہالت و نادانی کی علامت ہے۔

(۲۴۸) بے جا خواہشیں ہمیشہ دھوکہ دیتی ہیں۔

(۲۴۹) جاہل ہمیشہ حیرت کا شکار رہتا ہے۔

(۲۵۰) سرکشی کا انجام ہلاکت ہے۔
(۲۵۱) دنیا سے دل لگانے کا نتیجہ زیاں کاری کے سوا کچھ بھی نہیں۔
(۲۵۲) گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ برا ہے۔
(۲۵۳) دنیا کی لذتیں' آفتیں ہیں۔
(۲۵۴) علم شاہراہ عظمت پر لا کھڑا کرتا ہے۔
(۲۵۵) جہالت' گمراہی کی بدنما شکل ہے۔
(۲۵۶) طویل آرزوئیں ذلت کی زنجیروں میں جکڑ دیتی ہیں۔
(۲۵۷) دانائی۔۔ دل کی بیماریوں کے لئے۔۔۔ شفا ہے۔
(۲۵۸) دنیا ایک گرنے والی دیوار سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔
(۲۵۹) صدقہ' ایک محفوظ خزانہ ہے۔۔ جو بوقت ضرورت کام آتا ہے۔
(۲۶۰) اخلاص' کامیابی۔۔۔۔ کا ضامن۔۔۔۔ ہے۔
(۲۶۱) سچائی' نجات بخش صفت ہے۔
(۲۶۲) جھوٹ' مہلک بیماری ہے۔
(۲۶۳) جس نے کوئی جرم نہ کیا ہو وہ بیباکی سے بات کرتا ہے۔
(۲۶۴) صدقہ آفتوں اور مصیبتوں سے بچاتا ہے۔
(۲۶۵) دین' سراپا نور ہے۔
(۲۶۶) یقین' سراسر خوشی و سرور ہے۔
(۲۶۷) صبر کا نتیجہ کامیابی ہے۔
(۲۶۸) ایمان ایک ایسے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ یقین اور شاخ تقویٰ ہے۔
(۲۶۹) شریف آدمی نیک کام کرنا اپنے اوپر قرض سمجھتا ہے جس کی ادائیگی ضروری

ہے۔

(۲۷۰) ضرورت کے وقت بات نہ کرنا دل کی کمزوری کا نتیجہ ہے۔

(۲۷۱) انصاف، ہر کام کا معیار ہے۔

(۲۷۲) ظلم، زندگی کی بساط کو الٹ دیتا ہے۔

(۲۷۳) علم ایک مضبوط سہارا ہے۔

(۲۷۴) تقدیر، مضبوط ترین تدبیر پر غالب آجاتی ہے۔

(۲۷۵) نیکی ـــ نیک اعمال ـــ کی مثال اس مفید خزانے جیسی ہے جو وقت آنے پر کام آتا ہے۔

(۲۷۶) دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا آرام میں رہتا ہے۔

(۲۷۷) اقتدار کا لالچ انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔

(۲۷۸) انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کی خواہشات نفس ہیں۔

(۲۷۹) نعمتوں کا شکر بجالانا ان میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

(۲۸۰) کفران نعمت کرنے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

(۲۸۱) عقلیں، خداوند عالم کی عنایتیں ہیں۔

(۲۸۲) اچھے آداب ہی دنیا کی نیک کمائی ہے۔

(۲۸۳) دنیا کی عزت حاصل کرنے کا معیار دولت کی ریل پیل ہے۔

(۲۸۴) آخرت کی عظمت کے حصول کی بنیاد لیاقت و اہلیت ہے۔

(۲۸۵) مومن کی عزت اس کے عمل میں پوشیدہ ہے۔

(۲۸۶) انسان کی زینت عقل و خرد مندی سے ہے۔

(۲۸۷) ہر شخص اپنی ہمت و کوشش کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔

(۲۸۸) مردانگی بہادری سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۲۸۹) وہ ہی انسان ہے جو ایمان کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

(۲۹۰) علم کا فائدہ عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۲۹۱) دنیا امید پر قائم ہے۔

(۲۹۲) خندہ پیشانی اچھی عادت ہے۔

(۲۹۳) ترش روئی بہت بڑا عیب ہے۔

(۲۹۴) جہالت ایک وبال ہے۔

(۲۹۵) خدا کی توفیق خوش بختی ---- کا زینہ ------ ہے۔

(۲۹۶) حرام کھانا گناہ ہے۔ (اور گناہ شیطان کو خوش کرتا ہے)

(۲۹۷) موت ہر چیز سے محروم کردیتی ہے۔

(۲۹۸) حریص آدمی ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

(۲۹۹) مال و دولت بے وفا ساتھی ہیں۔

(۳۰۰) جاہل ہمیشہ اپنی نادانی کے آثار دکھاتا رہتا ہے۔

(۳۰۱) صاف ستھرا رہنا عقلمندی کی نشانی ہے۔

(۳۰۲) سیدھے راستے پر چلنا ہی تندرستی ہے۔

(۳۰۳) برائی پشیمانی لاتی ہے۔

(۳۰۴) انصاف زندگی کا دوسرا نام ہے۔

(۳۰۵) ظلم مرمٹنے کا باعث بنتا ہے۔

(۳۰۶) عدل و انصاف سے کام لینا انسان کی فضیلت ہے۔

(۳۰۷) سچ بولنا زبان کی امانت داری ہے۔

(۳۰۸) بے صبری انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(۳۰۹) ذخیرہ اندوزی محرومی کا باعث بنتی ہے۔

(۳۱۰) صبر ایمان کی بلندی کی نشانی ہے۔

(۳۱۱) کسی کی خیر خواہی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱۲) معاف کر دینا بہت بڑی نیکی ہے۔

(۳۱۳) فقر ایمان کی زینت ہے۔

(۳۱۴) دل زبان کا خزانہ ہے۔

(۳۱۵) زبان دل کی ترجمان ہے۔

(۳۱۶) ظالم عذاب اور مظلوم ثواب کا منتظر ہوتا ہے۔

(۳۱۷) سچائی انصاف کا ساتھی ہے۔

(۳۱۸) خواہش نفس عقل کی دشمن ہے۔

(۳۱۹) بیہودہ کام کرنا جہالت کا نتیجہ ہے۔

(۳۲۰) ظلم کرنا انصاف کے منافی ہے۔

(۳۲۱) وقار، عقل کا زیور ہے۔

(۳۲۲) وفا اور سچائی ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔

(۳۲۳) عقل حق کی پیغمبر ہے۔

(۳۲۴) توفیق خیر، حق کی کنجی ہے۔

(۳۲۵) دنیا سے رشتہ جوڑنا خدا سے قطع تعلقی کا موجب ہے۔

(۳۲۶) سچائی حق کی زبان ہے۔

(۳۲۷) باطل کبھی حق کا دوست نہیں ہو سکتا۔

(۳۲۸) بردباری اخلاق کی زینت ہے۔

(۳۲۹) نفاق شرک کا بھائی اور خیانت جھوٹ کی بہن ہے۔

(۳۳۰) خدا کا ذکر اہل دل کو سکون عطا کرتا ہے۔

(۳۳۱) دنیا کی آرزوئیں غم واندوہ کے دروازے کھول دیتی ہیں۔

(۳۳۲) گونگا ہونا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔

(۳۳۳) علم، کمالات کی زینت ہے۔

(۳۳۴) ادب بہترین کمال ہے۔

(۳۳۵) ایمان ایسا ستارا ہے جس کی روشنی کبھی کم نہیں ہوتی۔

(۳۳۶) صدقہ دینا انسان کو خدا کے قریب کر دیتا ہے۔

(۳۳۷) وفاداری، بزرگوں کی صفت ہے۔

(۳۳۸) بیوفائی، برے لوگوں کی عادت ہے۔

(۳۳۹) اچھے اعمال نیک نیتی کا ثبوت ہیں۔

(۳۴۰) صدقہ اعلیٰ درجے کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

(۳۴۱) نرمی کامیابی کی کلید ہے۔

(۳۴۲) توفیق خیر، نیکی کی طرف کھینچ کر لاتی ہے۔

(۳۴۳) خندہ پیشانی سے پیش آنا نیکی کی پہلی منزل ہے۔

(۳۴۴) صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

(۳۴۵) کسی شخص کی تحریر اس کے راز دل کی ترجمانی کرتی ہے۔

(۳۴۶) کسی شخص کا کردار اس کے ضمیر کی عکاسی کرتا ہے۔

(۳۴۷) سنجیدگی بردباری کا نتیجہ ہے۔

(۳۴۸) تواضع، علم کا میٹھا پھل ہے۔

(۳۴۹) انصاف بہترین فیصلہ ہے۔

(۳۵۰) اخلاص سب سے اچھا عمل ہے۔

(۳۵۱) انسان کی قابلیت اس کی زبان میں پوشیدہ ہے۔

(۳۵۲) سخاوت' محبت کو جنم دیتی ہے۔

(۳۵۳) لالچ' واضح و آشکار محتاجی ہے۔

(۳۵۴) لوگوں سے توقع نہ رکھنا بہت بڑی دولت ہے۔

(۳۵۵) غرور بڑے سے بڑے آدمی کا سر نیچا کر دیتا ہے۔

(۳۵۶) تواضع چھوٹے سے چھوٹے شخص کو عظمت عطا کرتی ہے۔

(۳۵۷) نرمی سے پیش آنا اچھائی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(۳۵۸) کم عقلی' گالی گلوچ کا سبب بنتی ہے۔

(۳۵۹) دوست' دوست کا آئینہ ہوتا ہے۔

(۳۶۰) دوستانہ رنگ میں شکوہ کرنے سے دوستی زندہ رہتی ہے۔

(۳۶۱) تحفہ دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶۲) موت ایسے نگہبان کی طرح ہے جو بغیر اطلاع کے آتا ہے۔

(۳۶۳) دنیا' ڈھل جانے والے سائے کی طرح ہے۔

(۳۶۴) اپنے آپ کو اچھے اخلاق کے ساتھ سنوارنا ہی مردانگی کی نشانی ہے۔

(۳۶۵) نصیحتیں دلوں کو زندہ کرتی ہیں۔

(۳۶۶) دوست کو یاد کرنا اس کے ساتھ بیٹھنے کے برابر ہے۔

(۳۶۷) دین' ہر انسان کی مطلوبہ شے ہے۔

(۳۶۸) عقل حقیقی معنی میں دوست ہے جو انسان کے ہر امر میں صحیح رہنمائی کرتی ہے۔

(۳۶۹) خواہش نفس ایسا دشمن ہے جو انسان کو ہر طرح سے اپنا تابع بنا لیتا ہے۔

(۳۷۰) عقل مند اپنے جیسے شخص سے الفت کرتا ہے۔

(۳۷۱) جاہل' جاہل ہی کی طرف جھکتا ہے۔

(۳۷۲) تنہائی میں سلامتی ہے۔

(۳۷۳) خواہش نفس پر غلبہ پانے ہی سے سکون ملتا ہے۔

(۳۷۴) غلطی کی معافی مانگ لینا عقل مندی کی نشانی ہے۔

(۳۴۵) انسان' نیکی و احسان کا بندہ ہے۔

(۳۷۶) صبر' حوادث زمانہ کی راہ روکتا ہے۔

(۳۷۷) دنیا میں کمال کی حقیقت بہت کم نظر آتی ہے۔

(۳۷۸) حسد ایک مہلک بیماری ہے۔

(۳۷۹) ارباب اقتدار سے دوستی کی امید نہیں کی جا سکتی۔

(۳۸۰) میانہ روی تھوڑے مال کو زیادہ کر دیتی ہے۔

(۳۸۱) فضول خرچی زیادہ مال کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

(۳۸۲) دنیا کے ہر لمحے میں آفتیں پنہاں ہیں۔

(۳۸۳) ہر لمحہ زندگی کو کم کرتا چلا جاتا ہے۔

(۳۸۴) سچ بولنے والا عزت و احترام پاتا ہے۔

(۳۸۵) جھوٹ بولنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

(۳۸۶) حیا تمام اچھائیوں کی کنجی ہے۔

(۳۸۷) بے حیائی' بد باطن ہونے کی نشانی ہے۔

(۳۸۸) توبہ و استغفار گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

(۳۸۹) بار بار گناہ کرنا بدکاروں کا شیوہ ہے۔

(۳۹۰) پیٹ بھر کر کھانا' عقل کو کمزور کر دیتا ہے۔

(۳۹۱) شک بدگمانی کا باعث بنتا ہے۔

(۳۹۲) صبر ناداری کے طاقت فرسا حملوں میں مضبوط ڈھال کا کام دیتا ہے۔

(۳۹۳) غیبت کرنا نہایت بری بیماری ہے۔

(۳۹۴) یقین' ایمان کی نشانی ہے۔

(۳۹۵) کھلم کھلا گناہ کرنے والے کی برائی کرنا غیبت نہیں۔

(۳۹۶) سچ بولنا' تقویٰ کی روح رواں ہے۔

(۳۹۷) رازداری کا معیار رازوں کو پوشیدہ رکھنے میں مضمر ہے۔

(۳۹۸) انصاف گواہی کی جان ہے۔

(۳۹۹) خواہشات نفس پر غلبہ پانا بہت بڑی فضیلت ہے۔

(۴۰۰) معاف کر دینا کامیابی کی پاکیزہ علامت ہے۔

(۴۰۱) جھگڑا کرنا برائی کا بیج بونے کے برابر ہے۔

(۴۰۲) پست عادتیں اختیار کرنے سے موت بہتر ہے۔

(۴۰۳) ذلت و رسوائی کی زندگی سے مرجانا ہی بہتر ہے۔

(۴۰۴) تھوڑے مال پر قناعت کرنا ذلت و خواری کے ذریعے مالدار بننے سے بہتر ہے۔

(۴۰۵) جوانمردی، قناعت و بردباری کا دوسرا نام ہے۔

(۴۰۶) تجربات کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

(۴۰۷) حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

(۴۰۸) سچ بولنا، اہل یقین کا شعار ہے۔

(۴۰۹) غم انسان کی جسمانی قوتوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(۴۱۰) جہالت انسان کے پاؤں میں لغزش پیدا کر دیتی ہے۔

(۴۱۱) غور و فکر کرنا عقل کی روشنی کو زیادہ کر دیتا ہے۔

(۴۱۲) بیماری، انسانی جسم کے لئے قید خانے کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۴۱۳) فتنہ و فساد، غم اور پریشانی میں اضافہ کر دیتا ہے۔

(۴۱۴) حسد کرنا روحانی قید کا دوسرا نام ہے۔

(۴۱۵) چغلخور ہمیشہ مذمت اور دل کی بیماری میں مبتلا رہتا ہے۔

(۴۱۶) غمگین ہونا اپنے آپ کو بیمار کرنے کے مترادف ہے۔

(۴۱۷) جھگڑا کرنا کسی عقلمند کو زیب نہیں دیتا۔

(۴۱۸) دنیا کا مال حادثات کی نذر ہو جاتا ہے۔

(۴۱۹) مال و دولت وارثوں کے لئے باعث آسائش ہے۔

(۴۲۰) زمانہ تجربات کی آماجگاہ ہے۔

(۴۲۱) سفارش کرنے والا حاجت مند کے لئے قوت بازو ہوتا ہے۔

(۴۲۲) عذاب سے پہلے حساب ہوگا۔

(۴۲۳) حساب کتاب کے بعد اجر و ثواب ملے گا۔

(۴۲۴) خدا کی نافرمانی کرنا اس کی نعمتوں سے محروم کردیتا ہے۔

(۴۲۵) ڈھل مل یقین کا کوئی دین و مذہب نہیں ہوتا۔

(۴۲۶) حاسد کو شفا اور خائن سے وفا نہیں مل سکتی۔

(۴۲۷) خوشی کے اوقات وہی ہیں جو آپس میں پیار و محبت سے گزریں۔

(۴۲۸) وعدہ کرنا ایک طرح کی بیماری اور اسے پورا کرنا تندرستی ہے۔

(۴۲۹) عالم مرنے کے بعد بھی زندہ اور جاہل زندگی میں مردہ ہے۔

(۴۳۰) اخلاص عبادت کا میٹھا پھل ہے۔

(۴۳۱) غیبت وہی کرتا ہے جو خود نامکمل ہو۔

(۴۳۲) ریاکاری ہر برائی کی بنیاد ہے۔

(۴۳۳) بیجا خواہشوں پر ڈٹے رہنا محرومی کا باعث بنتا ہے۔

(۴۳۴) دنیا کا مال جمع کرنا غم و اندوہ کا سرچشمہ ہے۔

(۴۳۵) دنیا نقصان اور خسارے کا بازار ہے۔

(۴۳۶) بہشت، امن و امان کا گھر ہے۔

(۴۳۷) خدا پر یقین رکھنا ایمان کا ستون ہے۔

(۴۳۸) ایثار سے کام لینا بہت بڑا احسان ہے۔

(۴۳۹) مصیبتیں برداشت کرنا اجر و ثواب کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(۴۴۰) دنیا شر اور برائی کی کھیتی ہے۔

(۴۴۱) اچھی تدبیر صحیح غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

(۴۴۲) عبرت حاصل کرنے والوں کو دنیا ایک کھلونے سے زیادہ کسی اہمیت کی حامل نظر نہیں آتی۔

(۴۴۳) عقل و خرد ہر کام کی اصلاح کرتی ہے۔

(۴۴۴) آنکھیں دلوں کی سفیر ہیں۔

(۴۴۵) جھگڑا کرنا خطرناک لڑائی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(۴۴۶) نیک عمل کرنا مومن کی نشانی ہے۔

(۴۴۷) دنیا مصائب و آلام کا گھر ہے۔

(۴۴۸) تقدیر پر راضی رہنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

(۴۴۹) صبر و شکیبائی پختہ یقین کا نتیجہ ہے۔

(۴۵۰) زہد و تقویٰ دینداری کا پاکیزہ اثر ہے۔

(۴۵۱) آزاد مرد وہی ہے جو غلامی میں رہتے ہوئے قناعت اختیار کرے۔

(۴۵۲) طمع و لالچ کا عادی شخص آزاد ہونے کے باوجود غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

(۴۵۳) غرور، جہالت کی نشانی ہے۔

(۴۵۴) تواضع و انکساری بزرگی کی علامت ہے۔

(۴۵۵) عاجزی انسان کو تباہ کردیتی ہے۔

(۴۵۶) جنت خدا کی اطاعت کرنے والے کے لئے انعام ہے۔

(۴۵۷) انسان کی زبان اس کے لئے ایک سرکش گھوڑے کی حیثیت رکھتی ہے

اس پر قابو پانا موجب سعادت ہے۔

(۴۵۸) برائی' برائی کرنے والے کو منہ کے بل گراتی ہے۔

(۴۵۹) حقیقی بھائی وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

(۴۶۰) دل میں کھوٹ رکھنا برے لوگوں کی عادت ہے۔

(۴۶۱) دل میں کینہ رکھنا حاسد لوگوں کا شیوہ ہے۔

(۴۶۲) جھگڑا کرنا' جھگڑا کرنے والے کو سر کے بل گراتا ہے۔

(۴۶۳) بخل بخیل کو مغموم بنا دیتا ہے۔

(۴۶۴) عقل مند کبھی دھوکہ نہیں کھاتا۔

(۴۶۵) جاہل اپنی پست حرکتوں سے باز نہیں آتا۔

(۴۶۶) ظلم کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔

(۴۶۷) حرص انسان کی عزت کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

(۴۶۸) عذر خواہی سے عذر قبول ہونے کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔

(۴۶۹) خود پسندی لغزش کا سبب ہے۔

(۴۷۰) سکون اور احتیاط کو اپنانے سے مددگار مل جاتے ہیں۔

(۴۷۱) کسی پر بیجا سختی کرنا جہنم مول لینے کا باعث ہے۔

(۴۷۲) دل میں لمبی لمبی آرزوئیں رکھنا احمقوں کی خصلت ہے۔

(۴۷۳) خدا کی نافرمانی دعا کے قبول ہونے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

(۴۷۴) دنیا بد بخت لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔

(۴۷۵) بہشت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا گھر ہے۔

(۴۷۶) دنیا آخرت کی گزرگاہ ہے۔

(۴۷۷) دنیا اس عورت کی مانند ہے جسے عقل مندوں نے طلاق دے دی ہو۔

(۴۷۸) ہمیشہ ناپاک آرزوئیں رکھنے والے اس دنیا سے محبت کرتے ہیں۔

(۴۷۹) کسی سے دنیاوی امیدیں وابستہ نہ کرنے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔

(۴۸۰) لوگوں کی طرف دست سوال دراز کرنا موجب ذلت ہے۔

(۴۸۱) دنیا سے دل لگانے والے اکثر لوگ ابن الوقت ہوتے ہیں۔

(۴۸۲) ہر عقلمند اپنی نفسانی خواہشات کا دشمن ہوتا ہے۔

(۴۸۳) نادان ہمیشہ اپنی آرزوؤں کا غلام رہتا ہے۔

(۴۸۴) اچھے اعمال کا ذخیرہ حادثات زمانہ سے محفوظ کر دیتا ہے۔

(۴۸۵) مال و دولت حقیقی آسائش کا سبب نہیں بن سکتے۔

(۴۸۶) حقائق کا درک کرلینا قوت علم کی نشانی ہے۔

(۴۸۷) دنیا سے خوش ہونا حماقت ہے۔

(۴۸۸) فانی جہاں پر مغرور ہونا بہت بڑی نادانی ہے۔

(۴۸۹) اسلام انسان کی نجات اور سعادت کا روشن راستہ ہے۔

(۴۹۰) صداقت دین و دیانت کا لباس ہے۔

(۴۹۱) زہد و تقویٰ یقین کا عملی نتیجہ ہے۔

(۴۹۲) اپنے آپ کو برائیوں سے پاک رکھنا ہی عقلمندی ہے۔

(۴۹۳) بخیل آدمی اپنے وارثوں کے لئے مال جمع کرنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کردیتا ہے۔

(۴۹۴) لوگوں سے نیک سلوک کرنا خداوند عالم کی نعمتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

(۴۹۵) نعمتوں پر شکر ادا کرنا ان کی حفاظت کرنے کے برابر ہے۔

(۴۹۶) تقویٰ و پرہیزگاری سے بہتر کوئی لباس نہیں۔
(۴۹۷) نیک کام میں سبقت لینے والوں کی آخری منزل بہشت ہے۔
(۴۹۸) نیک کاموں میں کوتاہی کرنے والوں کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔
(۴۹۹) کسی کی طرف بری نسبت دنیا تعلقات کے ٹوٹنے کا پہلا قدم ہے۔
(۵۰۰) علماء لوگوں کے حقیقی حکمران ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارباب تحقیق اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ سیدہ عالم حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام نے جو خطبہ دربار خلافت میں ارشاد فرمایا اس میں خدا کی توحید، نبوت، و رسالت، امامت، و قیامت، عدل الٰہی اور لوگوں کی اجتماعی و اخلاقی زندگی کے اہم پہلوؤں کی بابت اپنے مخصوص انداز میں رہنما اصول بتائے، اسی طرح دیگر مختلف موارد میں ضمنی طور پر ہدایت و سعادت کے پاکیزہ راستے دکھائے۔ آنجنابؑ کی عصمت شعار زبان سے نکلے ہوئے جوہر پاروں سے دلالت، تضمنیہ، و التزامیہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک سو کلمات یکجا کردئے ہیں۔ اور اس امر کی ہر ممکن کوشش کی ہے کہ سیدہؑ کے ارشادات کی روشنی میں جو ہدایات حاصل کی جاسکتی ہیں انہیں اپنی زبان میں بیان کردیا جائے اور ہر قسم کے اضافے یا کمی سے اجتناب کیا جائے۔ امید ہے میری یہ کوشش بارگاہ عصمت مآب میں شرف قبولیت حاصل کرے گی اور اس ناچیز کاوش کے عوض بارگاہ احدیت میں دعا کرتا ہوں وہ میری عزیزہ بہن زبیدہ بی بی مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور انہیں سیدۂ عالم کی شفاعت نصیب ہو۔ حضرت فاطمہ زہراءؑ کے حکیمانہ کلمات پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی زندگی کو سعادت مند بنا سکتے ہیں خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے کردار سے معصومینؑ کی شفاعت کے مستحق قرار پاسکیں۔ (حسن رضا غدیری)

حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) خدا اپنی عظیم نعمتوں کے سبب اس امر کا سزاوار ہے کہ اس کی حمد بجا لائی جائے۔

(۲) خدا نے انسان کو غور و فکر کرنے اور سوچنے کی ایسی پاکیزہ قوت عطا فرمائی ہے جس کی روشنی میں حقائق کا ادراک آسان ہو جاتا ہے۔

(۳) خدا کا دیدار ہو سکتا ہے لیکن بصارت سے نہیں بلکہ بصیرت سے۔

(۴) جو لوگوں کے ذہنوں کی چار دیواری میں سما جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

(۵) زبان بشر خدا کی حقیقی تعریف سے عاجز ہے۔

(۶) جو لوگ ایک دوسرے کو خدا کی نافرمانی کی ترغیب دلائیں وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔

(۷) دوسروں پر ظلم و ستم کرنے والوں کا انجام بہت برا ہے۔

(۸) جو لوگ حق کو باطل کا رنگ دینے اور باطل کو حق کی شکل میں ظاہر کرنے کے مرتکب ہوں وہ اپنے کیئے کی سزا ضرور پائیں گے۔

(۹) تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ "خونریزیاں کرنے والے بالآخر اپنے انجام کو پہنچے"۔

(۱۰) باطل کی پیروی کرنے والے ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔

(۱۱) نئی نسلیں اپنے بزرگوں اور اپنے سے پہلے لوگوں کی تاریخ سے سبق حاصل کریں۔

(۱۲) اپنے آپ کو دنیا کی غلاظتوں سے پاک رکھو۔

(۱۳) دنیا نے لوگوں کی آنکھوں کو اندھا کردیا ہے لیکن افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۴) باطل کا ساتھ دینے والے اور حق کی حمایت نہ کرنے والے ظالم و ستمگر کے جور واستبداد سے بچ نہیں سکتے۔

(۱۵) اپنے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہونے والے ذلت سے دوچار ہوجاتے ہیں۔

(۱۶) آل محمدؐ سے منہ موڑنے والے کس طرح اپنے آپ کو اہل دین سمجھ سکتے ہیں جب کہ انہوں نے ایسا کرکے باطل کا سہارا لیا ہے۔

(۱۷) جس دنیا میں دھوکہ باز رہتے ہوں مجھے اس سے کیونکر محبت ہوسکتی ہے۔

(۱۸) جسے ایک مرتبہ آزمالیا اسے بار بار آزمانے سے کیا فائدہ۔

(۱۹) جو لوگ حق کو پہچان کر اس سے منحرف ہوجاتے ہیں وہ اس تلوار کی مانند ہیں۔ جس پر زنگ لگ گیا ہو۔

(۲۰) دین کی معرفت حاصل کرنے کے بعد اسی کی بابت ناانصافی کرنا بہت بڑا عیب ہے۔

(۲۱) جو لوگ ظالموں کی روش کو اپناتے ہوئے اور ان کی تقلید میں حقدار کا ساتھ نہ دیں وہ معافی کے سزاوار نہیں۔

(۲۲) حقدار کو اس کے مسلم حق سے محروم کردینا تباہی کا سبب بنتا ہے اور ایسا کرنے

والوں پر سخت افسوس ہے۔

(۲۳) ظالم اور غاصب لوگوں کے ناروا سلوک پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

(۲۴) جب حق اور باطل کے درمیان بات آجائے تو پھر گھر میں چھپ کر بیٹھنا ہرگز قبول نہیں۔

(۲۵) اگر اپنے مسلمہ حقوق کے لئے آواز بلند نہیں کرو گے تو اس پرندے کی طرح ہو جاؤ گے جو بڑا ہونے کے باوجود چھوٹے چھوٹے کمزور پرندوں کے حملوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۲۶) کسی کا حق غصب کرنے والا کھلم کھلا دشمنی کا مرتکب ہوتا ہے اور ہر بات کی تکذیب کر دیتا ہے۔

(۲۷) اس سے بڑا مظلوم کون ہو سکتا ہے جس سے اس کا حق بھی چھین لیا جائے اور اس کی بات بھی نہ سنی جائے۔

(۲۸) ظالم کے سامنے کسی ساتھی کے بغیر اپنا حق مانگنا اپنے لئے ذلت مول لینے کے برابر ہے۔

(۲۹) اس دنیا میں کسی ساتھی اور مددگار کے بغیر کسی حقدار کو اس کا حق نہیں دیا جاتا ہے اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا۔

(۳۰) مظلوم کی فریاد سننے والا خدا کے سوا کوئی نہیں۔

(۳۱) افسوس ہے ان لوگوں پر جو غلط باتوں پر کان دھرتے ہیں اور برے کاموں پر ڈٹے رہتے ہیں۔

(۳۲) اگر تم مصیبت اور گناہ کی تاریکی میں ڈوبے رہ گئے تو خدا تمہاری قوتیں سلب

کر لے گا۔

(۳۳) خطا شعار اور باطل پرست لوگ اس بات سے غافل نہ ہوں کہ جب قیامت کے دن ان کی کتاب عمل پڑھی جائے گی اور سب راز فاش ہو جائیں گے تو خدا کا عذاب انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

(۳۴) رسول خداؐ نے اپنی زندگی میں کبھی قرآن مجید سے منہ نہیں موڑا اور نہ ہی اس کے پاکیزہ احکام کی خلاف ورزی کی۔

(۳۵) قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا اور انہیں اپنی زندگی کا دستور العمل قرار دینا ہی سیرت نبویؐ کا روشن پہلو ہے۔

(۳۶) قرآن ایسا ٹھوس اور واضح آئین ہے جو ظالم اور مظلوم کے درمیان تمیز کرنے کے روشن اصول بتاتا ہے۔ اور حق و باطل کی صحیح پہچان اسی سے ممکن ہے۔

(۳۷) جو لوگ شکوک و شبہات کا شکار ہوں ان کے لئے قرآن مشعل ہدایت اور چراغ سعادت ہے۔

(۳۸) قیامت کا دن محاسبے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ تاکہ ہر ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور ہر مظلوم اپنا حق حاصل کرے۔

(۳۹) قیامت کے دن کسی کی توبہ و ندامت اسے فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔ اور جو لوگ باطل پرست ہوں گے وہ سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے۔

(۴۰) روز محشر ظالم اور مظلوم آمنے سامنے ہوں گے اور اس وقت میزان عدل خدا کے ہاتھ میں ہو گا۔ اور وہ اپنا فیصلہ نافذ کر دے گا۔

(۴۱) پیغمبر اکرمؐ اور علی ابن ابی طالبؑ قرآن کے جملہ حقائق کا علم پوری کائنات سے زیادہ رکھتے تھے۔ اور اس میں کوئی شخص شک نہیں کر سکتا۔

(۴۲) جو لوگ اسلام کا دم بھرتے ہیں اور اپنے آپ کو ملت اسلامیہ کا سپوت کہلاتے ہیں انہیں حق کا ساتھ دینا اور اہل حق کی حمایت و نصرت میں کوتاہی سے کام لینا ہرگز زیب نہیں دیتا۔

(۴۳) طاقت و استطاعت کے باوجود مظلوم کا ساتھ نہ دینے والے سنت نبویؐ کے پیروکار نہیں کہلا سکتے۔

(۴۴) آفتاب اسلام کے طلوع ہونے سے معاشرے میں شرک، کفر اور ہرج و مرج کے آثار مٹ گئے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے لیکن مسلمانوں نے عظمت اسلام کی پاسداری نہ کی جس کے نتیجے میں وہ ذلت کا شکار رہے۔

(۴۵) جو لوگ اسلام لانے کے بعد عملی طور پر شرک کی حمایت کریں اور ظاہری طور پر اظہار ایمان کے بعد اپنے کردار میں کفر و نفاق کا مظاہرہ کریں۔ ان کا انجام نہایت برا ہے۔

(۴۶) اہل ایمان وہ ہیں جن کے دل میں خدا کے خوف کے علاوہ کسی کا خوف پیدا نہیں ہوتا۔

(۴۷) معرفت کے باوجود حقدار کو اس کے حق سے محروم کرنا دل کی خباثت کو ظاہر کرتا ہے اور ایسا کرنے والے پر خدا کا غضب نازل ہو گا۔

(۴۸) اپنے عہد و پیمان پر عمل کرو اور محاسبے کے دن کا انتظار کرو۔

(۴۹) سب کچھ جانتے ہوئے قرآنی تعلیمات کی مخالفت کرنا اور اس کے احکامات کو پس پشت ڈال دینا عذاب الٰہی کا موجب ہے۔

(۵۰) احکام الٰہی سب کے لئے برابر ہیں اور کسی کو ان سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۵۱) اہل اسلام پر سخت افسوس ہے کہ انہوں نے پیغمبر اکرمؐ کی وفات کے بعد نفاق کا

راستہ اختیار کرلیا اور شیطان نے ان کی صفوں میں گھس کر انہیں گمراہ کرڈالا۔

(۵۲) قرآن مجید ایسی پاکیزہ کتاب ہے جس کے امور ظاہر و روشن، جس کے احکام واضح و اشکار، جس کے دلائل مضبوط، جس کے اوامر و نواہی ہر قسم کے ابہام سے خالی ہیں۔ ایسی عظیم کتاب کو چھوڑ کر اس کے احکام کو نظر انداز کردینا بہت بڑا ظلم ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔

(۵۳) شیطان کی آواز پر لبیک کہنے والے دین کے روشن چراغ بجھا کر سنت نبویؐ کو پامال کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(۵۴) کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مسلمان کے مسلمہ حقوق کو غصب کرے۔

(۵۵) خداوند عالم نے پیغمبر اکرمؐ کے ذریعے لوگوں کو جاہلیت کی تاریک وادی سے نکالا اور انہیں اسلام کی دولت عطا فرمائی۔

(۵۶) کلمہ توحید سے ہمیں یہ درس حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنے اعمال میں خلوص اور دلوں کو ہر قسم کی آلائش سے پاک رکھیں۔

(۵۷) خدا نے کائنات کی تخلیق اپنی عظیم قدرت اور پاکیزہ مشیت سے کی اسے لوگوں کی اطاعت اور معصیت کی کوئی پرواہ نہیں جو شخص اطاعت کرے گا جزا پائے گا اور جو نافرمانی کرے گا سزا پائے گا۔ خدا پوری کائنات سے بے نیاز ہے۔

(۵۸) خدا نے لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دی تاکہ لوگ اس کے سبب جنت کے مستحق قرار پائیں۔

(۵۹) خداوند عالم نے پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین پر بھیجنے سے پہلے ہی پوری کائنات میں سے اپنے لئے پسند کرلیا اور کسی منصب کے لئے مبعوث کرنے سے پہلے مصطفیٰؐ بنالیا یہ سب کچھ کائنات کی تخلیق سے پہلے ہوا کیونکہ

خدا حقائق امور اور حوادث روزگار سے آگاہ ہے۔

(۶۰) جب بت پرستی عروج پر پہنچی تو خدا نے اپنے نبیؐ کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو توحید کی دعوت دیں اور انہیں کفر و شرک کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی عطا کریں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنا فریضہ پورا کرتے ہوئے دلوں کو نور حق سے منور کردیا۔ اور ان کی آنکھوں سے گمراہی کے نشانات دور کر دیئے۔

(۶۱) یاد رکھو، خدا نے اپنی حجت تمام کردی ہے۔ اور اب تم خود اپنے نفوس پر حاکم اور دین پر عمل کرنے کے ذمہ دار ہو۔

(۶۲) دین لوگوں کے ہاتھوں میں خدا کی امانت ہے۔

(۶۳) قرآنی تعلیمات پر صحیح طور سے عمل پیرا ہونا بہشت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اور نجات کی نعمت عطا کرتا ہے۔

(۶۴) خدا نے ایمان کو دلوں کے لئے شرک سے پاک کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(۶۵) نماز، تکبر کی گندگی کو دلوں سے دور کرنے کا بہترین وسیلہ بنائی گئی ہے۔

(۶۶) زکوٰۃ، تزکیۂ نفس اور رزق میں وسعت پیدا کرنے کے لئے واجب قرار دی گئی ہے۔

(۶۷) روزہ رکھنا، اخلاص عبادت کا مضبوط ترین عمل ہے۔

(۶۸) حج اس لئے فرض قرار دیا گیا ہے تاکہ دین کی اجتماعی قدریں آشکار ہوں اور اسلام کی جڑیں مضبوط ہوسکیں۔

(۶۹) عدل و انصاف کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ ہر قسم کے امتیازات کا احساس دلوں سے مٹ جائے۔

(۷۰) یاد رکھو خدا نے ہم اہل بیتؑ کی اطاعت کو ملت اسلامیہ کی بقا و استحکام اور

نجات و سعادت کا بہترین اصول قرار دیا ہے۔

(۷۱) ہماری اقتداء میں لوگ ہر قسم کے تفرقہ اور گروہ بندی سے بچ سکتے ہیں۔

(۷۲) جہاد ایسا مقدس فریضہ ہے جس سے اسلام کی عزت و عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

(۷۳) مشکلات و مصائب میں صبرو شکیبائی اختیار کرنا عظیم اجر کا موجب ہے۔

(۷۴) ایک دوسرے کو نیک کاموں کی تاکید کرنا حقیقی معنی میں بھلائی و بہتری کا سبب ہے۔

(۷۵) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا خدا کے غضب و ناراضگی کو دور کرتا ہے۔

(۷۶) صلہ رحمی سے عمریں بڑھتی ہیں۔

(۷۷) خدا کے پاکیزہ احکام میں قصاص ایک ایسا مضبوط حکم ہے جس سے خونریزی کا راستہ آسانی کے ساتھ روکا جاسکتا ہے۔

(۷۸) نذرو عہد الٰہی کو پورا کرنے سے مغفرت اور بخشش کی امید لگتی ہے۔

(۷۹) ناپ تول میں انصاف سے کام لینا اس لئے لازم کیا گیا ہے تاکہ کوئی کسی کو دھوکہ نہ دینے پائے۔

(۸۰) خدا نے شراب خوری کی اس لئے ممانعت فرمائی ہے تاکہ لوگ رجس و پلیدی سے دور رہیں۔

(۸۱) ایک دوسرے پر برائی کے الزامات لگانا اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے تاکہ کسی کو کسی پر لعنت کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

(۸۲) چوری کرنا اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے تاکہ عفت و پاکدامنی کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اور لوگ خیانت سے بچ سکیں۔

(۸۳) شرک کی ممنوعیت اس مقصد کے لئے ہوئی تاکہ لوگ خدا کی ربوبیت کے

اقرار اور اس کے عملی اظہار میں مخلص رہیں۔

(۸۴) غلط بات کہنا اور نادرست کام کرنا ہمارا شیوہ نہیں اور نہ ہی ہم بیجا کچھ کہنے کے عادی ہیں۔

(۸۵) اے لوگو! خدا کا خوف دل میں رکھو اور اپنے ہر عمل کی بنیاد تقویٰ و پرہیزگاری کو قرار دو۔

(۸۶) اگر لوگ پیغمبر اکرمؐ کی صحیح معنی میں معرفت حاصل کرتے اور اس معرفت کے بعد ان کی عزت و عظمت کا پاس انہیں ہوتا تو وہ ہماری محبت بھی دل میں رکھتے اور ہمارا بھی احترام کرتے۔

(۸۷) اس دنیا سے جانے کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی آرزو سے بڑھ کر کوئی خواہش و تمنا نہیں ہو سکتی۔

(۸۸) خدا اور رسول خداؐ کے فیصلوں اور احکام کو سچے دل سے تسلیم کرلینا ہمارا شعار ہے۔

(۸۹) عورتوں کی عزت و عظمت اس میں ہے کہ وہ مردوں کے جسموں پر نظر نہ ڈالیں اور اسی طرح مردوں کی شرافت کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ عورتوں کے جسموں پر آنکھیں نہ دھریں۔

(۹۰) دنیا سے منہ موڑ کر آخرت سے دل لگانا ہماری پہچان ہے۔

(۹۱) میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے کہ خدا اور رسول خداؐ پر ایمان رکھنے والا شخص کبھی اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔

(۹۲) مہمان نوازی ایسا پاکیزہ عمل ہے جس کا حکم پیغمبر اسلامؐ نے ہر اہل ایمان کو دیا ہے۔

(۹۳) جو شخص خدا کی وحدانیت پر پختہ یقین رکھتا ہو اور آخرت کے دن پر بھی اس کا ایمان ہو اس کے لئے رسول خدا کا یہ فرمان ہے کہ وہ ہمیشہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

(۹۴) اپنے آپ سے پہلے ہمسائے کی فکر کرو۔ اور اس کی سلامتی کی دعا کرو۔

(۹۵) اگر میں اپنے شوہر سے اس چیز کی فرمائش کروں جو وہ پوری نہ کرسکتا ہو تو میں خدا کو کیا منہ دکھاؤں گی۔

(۹۶) ہمیشہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو یاد کرکے ان پر اس کی حمد وثنا بجالانی چاہیۓ۔

(۹۷) خدا کے عظیم احسانات کو یاد کرکے شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

(۹۸) زندگی کے آخری لمحوں تک اسلام کی حقیقت و حقانیت کے اقرار سے انحراف نہ کرو۔

(۹۹) مجھے میرے پدر بزرگوار نے یہ دعائیہ کلمات تعلیم کئے۔

یارب الاولین والا خرین یا ذا القوۃ المتین ویا ارحم المساکین ویا ارحم الراحمین

(۱۰۰) جو شخص چاہے کہ اسے زندگی بھر بخار کی شکایت نہ ہو وہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہ مجھے میرے پدر بزرگوار نے تعلیم دی ہے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم' بسم اللہ النور' بسم اللہ نور النور' بسم اللہ نور علی نور' بسم اللہ الذی ھومدبر الامور' بسم اللہ الذی خلق النور من النور' الحمد اللہ الذی خلق النور من النور وانزل النور علی الطور فی کتاب مسطور فی رق منشور بقدر مقدور علی نبی محبور الحمد اللہ الذی ھو بالعز مذکور ویا لفخر مشھور و علی السراء والضراء مشکور وصلی اللہ علی سیدنا محمد

بسمہٖ تعالیٰ

صحیفہ امام حسنؑ کے عنوان سے آنجنابؑ کے ایک سو پاکیزہ کلمات اور مقدس اقوال مختلف مستند کتب سے اکھٹے کر کے یکجا کر دیئے ہیں۔ یہ ارشادات زندگی کی پاکیزہ حقیقت کو معنوی حسن عطا کرتے ہیں۔ انسان اپنی معصیت شعار طبع کے ساتھ عام طور پر فنا پذیر دنیا کے ناپائیدار جمال کی زوال آشنا کشش کا شکار ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اسے بقاشعار جہان سعادت کی دوام آشنا لذتوں کے حصول کی راہ دکھائی جائے تاکہ وہ شیطان کی ناپاک کوشش کا شکار نہ ہوسکے اور اپنے مقصد تخلیق تک پہنچنے کے لئے آسان سے آسان راستہ اختیار کر سکے۔ میرے خیال میں اس عظیم مقصد کے لئے سب سے آسان راستہ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کی پاکیزہ زندگی اور ان کے بتائے ہوئے رہنما اصول ہیں اگر ہم ان پر صحیح طور پر عمل پیرا ہو جائیں اور ان کے عظیم کردار کی روشنی میں اپنی زندگی کے اطوار کو مرتب کریں تو یقیناً ہماری سعادت و خوش بختی اور کامیابی و کامرانی کی ضمانت مل سکتی ہے۔ زیر نظر صفحات میں امام حسن علیہ السلام کے وہ مقدس اقوال و ارشادات ہیں جو آپؑ نے مختلف حالات میں بیان فرمائے ہیں۔ اپنی اس ناچیز کوشش کے عوض بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں کہ میرے عزیز دوست اور بھائی ثقۃ الاسلام سید تصدق حسین نقوی مرحوم کو شفاعت معصومینؑ نصیب فرمائے۔ اور ہمیں حضرت امام حسن علیہ السلام کے فرامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

العبد حسن رضا غدیری

جامعۃ المنتظر (مانچسٹر)

حضرت امام حسنؑ نے فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) زہد کی حقیقت یہ ہے کہ آخرت میں رغبت اور دنیاداری میں بے اعتنائی۔

(۲) غصے کا پی جانا اور اپنے نفس پر قابو پانا حلم و بردباری کا دوسرا نام ہے۔

(۳) پریشانیوں میں صبر اختیار کرنا اور مشکلات و مصائب میں عقل و تدبیر سے کام لینا بزرگی دلاتا ہے۔

(۴) اہل مروت وہ ہے جو اپنے دین کی حفاظت و پاسداری کرے اور اپنی عزت نفس کا تحفظ کرے اور دوسرے کے ساتھ الفت آمیز سلوک کرے۔

(۵) صحیح معنی میں سخاوت یہ ہے کہ کسی کے مانگنے سے پہلے اسے دیا جائے۔

(۶) دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو اہمیت دینے والا شخص کبھی عزت نہیں پا سکتا۔

(۷) حقیقی بھائی چارہ اس میں ہے کہ خوشی اور غم خوشحالی و بدحالی دونوں حالتوں میں اخوت کا ثبوت دیا جائے۔

(۸) دوست پر ہاتھ اٹھانا اور دشمن سے آنکھ بچانا ہی سب سے بڑی بزدلی ہے۔

(۹) جو شخص خدا کے دیئے ہوئے رزق کو کافی سمجھے وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں بن سکتا۔

(۱۰) مردانگی اس میں ہے کہ بڑے سے بڑے دشمن کے مقابلے میں بھی حق کی بات کردی جائے۔

(۱۱) دوستی میں خیانت کرنا ذلت و پستی کا دوسرا نام ہے۔

(۱۲) اچھے کام کرنا اور برے کاموں سے دوری اختیار کرنا ہی حقیقی معنی میں عظمت و

بزرگی ہے۔

(۱۳) اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ محبت کرنا اور ہمسایوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھنا عزت دلاتا ہے۔

(۱۴) گھٹیا و پست صفت افراد کے ساتھ میل جول رکھنا اور گمراہ لوگوں کی صحبت اختیار کرنا سب سے بڑی بیوقوفی ہے۔

(۱۵) سب سے بڑا بہادر وہ ہے جو دشواریوں میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے۔

(۱۶) جس بات کا تم سے تعلق ہی نہ ہو اس کی بابت اظہار خیال کرنے سے پرہیز کرو۔

(۱۷) سب سے بڑا بے وقوف وہ ہے جو اپنے مال اور اپنی عزت و ناموس کے سلسلے میں بے پرواہی سے کام لے۔

(۱۸) جو شخص ہدایت کی حقیقت سے آگاہ نہیں وہ تقویٰ کی عظمت کو نہیں جان سکتا۔

(۱۹) جاہل لوگوں سے تمہیں کچھ حاصل نہ ہوگا اور اگر کچھ سیکھنا چاہتے ہو تو اہل علم اور صاحبان دانش کے پاس بیٹھو۔

(۲۰) حقیقی معنی میں اہل علم وہ ہیں جو کبھی حق کی مخالفت نہیں کرتے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا اختلاف کرتے ہیں۔

(۲۱) جو شخص گناہوں کا ذمہ دار خدا کو قرار دے وہ فاسق ہے کیونکہ خدا نے لوگوں کو فاعل مختار قرار دیا ہے۔

(۲۲) بصیرت کی نعمت اس قدر عظیم ہے کہ اس کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

(۲۳) خدا نے لوگوں کو بلند مقصد اور عظیم غرض کے بغیر پیدا نہیں کیا بلکہ ان کی

تخلیق کے پس منظر میں ایک پاکیزہ ہدف ملحوظ تھا جس کے حصول کے لئے خدا نے اپنے بندوں کو بے شمار طاقتیں اور صلاحیتیں عطا کیں اب یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں اپنا مقصد تخلیق حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔

(۲۴) تقویٰ و پرہیزگاری سے توبہ کی قبولیت اور اعمال کی عظمت کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

(۲۵) جو شخص تقویٰ اختیار کرے وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگا۔

(۲۶) خداوند عالم تقویٰ اختیار کرنے والے کو پریشانیوں سے نجات' امور زندگی میں آسانی اور اپنی رضا کا استحقاق عطا کرتا ہے۔

(۲۷) اپنے امور میں ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کرنا نہ بھولیں۔

(۲۸) جب آپ پر کوئی شخص نیکی و احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

(۲۹) جب تک کسی کو اچھی طرح نہ پہچان لو اس کے ساتھ بھائی چارہ اور رشتہ الفت برقرار نہ کرو' اور جب کسی کے ساتھ بھائی چارہ قائم کرلو تو پھر اس کے حقوق پورے کرنے میں سستی نہ کرو۔

(۳۰) کسب کمالات کے لئے کوشش کرنا انبیاءؑ کی روش ہے۔

(۳۱) دنیا کا لالچ ایک گناہ ہے جس کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔

(۳۲) دوست سے بڑھ کر کوئی قرابتدار نہیں ہو سکتا۔ خواہ اس کے ساتھ خاندانی رشتہ نہ بھی ہو۔

(۳۳) جو رشتہ دار تمہارے بارے میں دوستی و محبت کے جذبات ہی نہیں رکھتا اسے

اپنا قرابتدار مت سمجھو۔

(۳۴) نعمت پر شکر ادا کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا نیکی ہی نیکی ہے۔

(۳۵) ذلت کا طوق گردن میں ڈال کر زندہ رہنے سے جہنم کی آگ میں جل مرنا بہتر ہے۔

(۳۶) خدا کو یاد کرنے میں سستی نہ کرو۔

(۳۷) جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھے اس سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔

(۳۸) خدا کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھو ورنہ خود ہی نقصان اٹھاؤ گے۔

(۳۹) حقیقی عزت و عظمت خدا کے لئے مخصوص ہے۔

(۴۰) جو شخص دنیا کے فنا پذیر حسن و جمال سے مرعوب نہ ہو وہ جہالت کے پنجے سے آزاد ہو گیا۔

(۴۱) جب تک کسی پر مکمل اعتماد حاصل نہ کرلو اسے اپنا محرم راز نہ بناؤ۔

(۴۲) اپنے قول و فعل میں ہم آہنگی پیدا کرو ورنہ تمہارا کردار مشکوک ہو جائے گا۔

(۴۳) جب کوئی کام کرنا چاہو تو سب سے پہلے یہ دیکھو کہ آیا اس میں خدا کی رضا و خوشنودی شامل ہے یا نہیں۔

(۴۴) اپنے محسن کا شکریہ ادا کرو کہ اسی سے تمہاری باطنی شرافت کا اظہار ہوتا ہے۔

(۴۵) اپنے مال میں کسی کا حق چھپا کر نہ رکھو بلکہ کوشش کر کے تمام حقوق ادا کرو۔

(۴۶) سب سے پاکیزہ دل وہ ہے جس میں شبہات کی نجاست نہ پائی جائے بلکہ وہ آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو۔

(۴۷) مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے سامنے میری مدح سرائی کی جائے۔

(۴۸) جسے بھری محفل میں جھٹلا دیا جائے وہ اپنی رائے کا اظہار کرنے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ اس وقت اس کی بات سنی ہی نہیں جاتی۔

(۴۹) مجھے کسی کی غیبت سننے سے سخت نفرت ہے۔

(۵۰) خدا کی عبادت کرنے سے انسان کا نفس پاک و پاکیزہ ہوتا ہے۔

(۵۱) خدا پر یقین حاصل ہو جائے تو دنیا و آخرت سنور سکتی ہے۔

(۵۲) جب نوافل، فرائض کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں تو اس صورت میں نوافل کو چھوڑ دو۔

(۵۳) عقل مند کبھی خلوص کے ساتھ مشورہ دینے والے کو دھوکہ نہیں دیتا۔

(۵۴) دنیا سے محبت کرنے والا ہمیشہ اس امر کا خواہاں ہوتا ہے کہ اسے اس دنیا میں رہنے کا زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے۔

(۵۵) آخرت کی ابدی زندگی چاہنے والا دنیا میں رہ کر اپنے اعمال و کردار کے ذریعے سامان سعادت فراہم کرتا ہے۔

(۵۶) کسی لمحہ بھی تقوائے الٰہی سے غافل نہ رہو تاکہ کامیاب ہو سکو۔

(۵۷) دنیا سے دل لگانے والے اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ اس کی عیش و عشرت ہمیشہ و باقی رہنے والی نہیں ہے۔

(۵۸) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام نہ لو۔

(۵۹) شیطان تمہاری تاک میں ہے اس کے مقابلے کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔

(۶۰) دنیا اس اونٹنی کی طرح ہے جو بھاگنے پر آئے تو اپنے سوار کو اوندھا گرا دیتی ہے۔

(۶۱) سابقہ امتوں کے حالات و واقعات سے عبرت حاصل کرو اور ان کی اچھی

عادات کو اپناؤ اور بری صفات کو ترک کرو۔

(۶۲) جب تمھیں کوئی نعمت حاصل ہو تو اس کی قدر کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت سے وہ تمہارے ہاتھ سے چلی جائے۔

(۶۳) نصیحتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی سعادت کی راہ ہموار کرو۔

(۶۴) اپنے تمام امور میں خدا پر بھروسہ کرو کہ وہ تمہارا نہایت مضبوط سہارا اور ہر قدم پر تمہارا مددگار ہے۔

(۶۵) جب تمہارے پاس قرآن مجید ہے تو پھر کسی کی گمراہ کن باتوں میں کیوں آتے ہو کیونکہ تم اس مقدس کتاب سے ہدایت کی تمام راہیں پاسکتے ہو۔

(۶۶) جنت سے بڑھ کر کوئی اجر و ثواب نہیں اور جہنم سے بڑا عذاب و سزا کوئی نہیں اس لئے دونوں کو یاد رکھو اور ان میں سے جو پسند کرو تمہیں اختیار ہے لیکن یاد رکھو خدا کی اطاعت نہ کرنے کا نتیجہ جہنم ہے۔

(۶۷) اپنے مومن بھائی سے مل کر اس کی پیشانی کا بوسہ لو کیونکہ جب دو اہل ایمان آپس میں ایسا کریں تو خدا عرش پر فخر و مباہات کرتا ہے۔

(۶۸) مومن کے لئے ہر وہ دن عید کا دن ہے جب وہ اپنے تمام حالات و احوال میں خدا کی اطاعت میں رہا ہو۔

(۶۹) خدا کی اطاعت کرنے والے دنیا کی زوال پذیر لذتوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

(۷۰) جو شخص خدا کی نافرمانی کا عادی ہو جائے وہ شیطان کے گروہ میں شامل ہو گیا اور ہمیشہ ذلت کا شکار رہے گا۔

(۷۱) اچھی باتیں سن کر ان پر عمل کرو کیونکہ یہی مومن کا شیوہ ہے۔

(۷۲) اپنے اعمال پر کڑی نظر رکھو تاکہ شیطان تمہیں گمراہ نہ کرنے پائے۔

(۷۳) زندگی کی آخری سانسوں تک نیک اعمال کرتے رہو کیونکہ یہی تمہارے کام آئیں گے۔

(۷۴) جو شخص حوادث زمانہ کی بابت خدا کے علم کی نفی کرے وہ کافر ہے۔

(۷۵) خدا نے بندوں کو کسی قانون اور ضابطہ حیات کے بغیر آزاد نہیں چھوڑا بلکہ ٹھوس قوانین بنا کر ان کی سعادت و خوش بختی کے حصول کی راہ انہیں دکھادی ہے اور ان قوانین و احکام کی پابندی لوگوں کا اپنا فریضہ ہے۔

(۷۶) خدا ہماری تمام قوتوں کا مالک اور ان پر حاکم ہے اس لئے اس سے چھپ کر کوئی کام کرنے کا تصور ہی نہیں ہو سکتا اور ہم جو کام کریں گے وہ اس کے بارے میں ہم سے سوال کرے گا۔

(۷۷) خدا نے انسان کو کسی عمل میں مجبور قرار نہیں دیا بلکہ اپنی طرف سے حجت تمام کرنے کے بعد جزا و سزا کا نظام مقرر کردیا ہے جو کہ اس کی عدالت کا واضح ثبوت ہے۔

(۷۸) خدا نے موت کو اس لئے مقرر کیا تاکہ لوگ زندگی میں اپنی آخرت کو نہ بھولیں اور دنیا میں رہ کر اپنی اخروی منزل کا تعین کریں۔

(۷۹) خدا نے ہمیں اتنی قوتیں عطا فرمائی ہیں کہ اگر ہم ان کے ہوتے ہوئے بھی اس کی عبادت بجا نہ لائیں تو مجرم قرار پائیں گے۔

(۸۰) خدا کس قدر کریم ہے کہ نعمتیں عطا کر کے ان کا شکر ادا کرنے کے تمام وسائل بھی مہیا کردئے تاکہ ہم قیامت کے دن شکر گزاری کی بابت کوئی عذر پیش نہ کرسکیں۔

(۸۱) خدا کے تمام احکام ہمارے لئے سعادت بخش ہیں اور ہم ان پر عمل کر کے اپنی نجات کا سامان فراہم کرسکتے ہیں۔

(۸۲) دس چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک دوسری سے زیادہ سخت ہے اور وہ یہ ہیں: خدا نے سب سے زیادہ سخت پتھر کو بنایا' پتھر سے زیادہ سخت لوہا ہے (جو اسے کاٹ دیتا ہے) لوہے سے زیادہ سخت آگ ہے (جو اسے پگھلا دیتی ہے) آگ سے زیادہ مضبوط پانی ہے (جو اسے ٹھنڈا کردیتا ہے) پانی سے زیادہ طاقتور بادل ہے (جو اسے اٹھالیتے ہیں) بادل سے زیادہ طاقتور ہوا ہے (جو اسے اڑا لیتی ہے) ہوا سے زیادہ طاقتور فرشتہ ہے (جو اس کو چلانے پر مامور ہے) فرشتے سے زیادہ طاقتور ملک الموت۔ موت کا فرشتہ ۔۔۔ ہے (جو اسے موت کی نیند سلا دیتا ہے) ملک الموت سے زیادہ طاقتور خدا کا امر ہے (جو موت پر بھی حاکم ہے)

(۸۳) مظلوم کی آواز آسمانوں اور زمین کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

(۸۴) قطع رحمی کا مرتکب ظالم ہے۔

(۸۵) خدا کی اطاعت کے ذریعے اپنی دعاؤں کی قبولیت کی راہ ہموار کرو کیونکہ خدا معصیت کار لوگوں کی دعائیں قبول نہیں کرتا۔

(۸۶) جو لوگ خدا کی قدرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی اس کی نافرمانی نہیں کرسکتے۔

(۸۷) جو شخص خدا پر ایمان لانے کے بعد جان بوجھ کر اس کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو تو خدا اس کی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

(۸۸) جو لوگ اپنی عزت کا خیال نہیں رکھتے ان سے دوسروں کی عزت کے تحفظ کی امید کرنا نادانی ہے۔

(۸۹) کسی کی غلطی کو معاف کردینا بزرگی کی علامت ہے۔

(۹۰) معاشرتی زندگی میں ایسی روش اختیار کرو جس سے تمہاری محبت لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائے۔

(۹۱) جو شخص اپنی پریشان حالی کے باوجود دوسروں کی پریشانیوں کو دور کرنے کی کوشش میں اپنی توانائیاں صرف کرے وہ عظیم انسان کہلانے کا سزاوار ہے۔

(۹۲) شیریں بیانی سے انسان کی قدر و منزلت بڑھتی ہے۔

(۹۳) خدا کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کو ضائع نہ سمجھو۔

(۹۴) ہمارے دوستوں کے ساتھ دوستی کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہے۔

(۹۵) گفتگو کے دوران پورے طور پر متانت کے ساتھ رہو کیونکہ اسی سے تمہاری شخصیت موثر ثابت ہوگی۔

(۹۶) کسی کا حق اپنی ذمے لے کر اس دنیا سے نہ جاؤ۔

(۹۷) حق کی صحیح پہچان کے لئے اس کے اہل کی طرف رجوع کرو۔

(۹۸) اپنے دینی بھائی کے حقوق کی مکمل پاسداری کرو اسی میں بزرگی ہے۔

(۹۹) دنیا کا لالچی ہمیشہ گھاٹے میں رہتا ہے لیکن آخرت کا سوداگر نفع کماتا ہے۔

(۱۰۰) جس کا حسب اچھا نہیں اسے نسب فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ (یعنی ذاتی کمالات کے بغیر خاندانی تعلق سودمند نہیں)

بسمہ تعالیٰ

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں"

"حسینؑ ہدایت کا چراغ اور نجات کا سفینہ ہے"

"جو شخص حسینؑ کے غم میں رویا یا کسی کو رلایا یا رونے کی شکل بنائی اس پر جنت واجب ہے"

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں حضرت امام حسینؑ کی عظمت اور بلند مقام و منزلت واضح طور پر معلوم ہو جاتی ہے' اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ حضرت امام حسینؑ نے کربلا کے میدان میں جو عظیم جہاد کیا اور بے مثال قربانی پیش کی اس سے اسلام کا بول بالا ہو گیا' شریعت محمدیہؐ کو تحفظ ملا' انسانیت کو عظمت نصیب ہوئی اور حق کو حقیقی معنی میں فتح اور باطل کو ہمیشہ کی شرمندگی اور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی امام حسینؑ کا ذکر تازہ لگتا ہے اور انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ کر یہ پیغام دے رہا ہے کہ "عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے"۔ لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ امام حسینؑ کا ذکر' آپؑ کے غم میں رونا اور ماتم کرنا تب ہی فائدہ مند ہو سکتا ہے جب امامؑ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور جس مقصد کے لئے امامؑ نے قربانی دی اسے زندہ رکھا جائے' نماز قائم کی جائے' برائیوں سے دوری اختیار کی جائے اور ہر کام میں خدا کی اطاعت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے' اگر ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں تو ہم امام حسینؑ کے پیروکار کہلا سکتے ہیں اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کا امام حسینؑ سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقی معنی میں شیعہ وہ ہے جو اپنے کردار سے

اہلبیتؑ کا پیروکار کہلائے نہ کہ زبانی دعوے سے' خدا ہمیں حقیقی معنی میں عزادار اور پیروکار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ زیر نظر مجموعہ میں امام حسینؑ کے حکیمانہ ارشادات ہیں۔ میں اپنی اس کوشش کے عوض بارگاہ الٰہی سے دعا کرتا ہوں کہ میرے عزیز بھائی سید مشتاق حسین نقوی مرحوم آف ڈیرہ غازی خان کو امام حسینؑ کی شفاعت نصیب ہو اور جوار اہلبیتؑ میں جگہ پائیں' خدایا اس ناچیز کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما!

حسن رضا عذیری

مانچسٹر' انگلینڈ

حضرت امام حسینؑ نے فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) جو شخص خدا کی عبادت بجا لائے اور اس کی پرستش کا پورا حق ادا کرے خدا اسے اس کی ضرورت اور طلب سے کہیں زیادہ عطا کرتا ہے۔

(۲) جو شخص حضرت پیغمبر اکرمؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ کی معرفت حاصل کر کے ان کی اطاعت کا صحیح حق ادا کرے تو قیامت کے دن اسے خوشخبری دی جائے گی کہ بہشت میں جو جگہ تو چاہے تجھے اختیار ہے!

(۳) خدا کی عبادت کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) کچھ لوگ خدا کی عبادت اس کی نعمتوں اور بہشت کی طمع و لالچ میں کرتے ہیں تو یہ "تاجروں" والی عبادت ہے۔(۲) کچھ لوگ خدا کی عبادت اس کے عذاب کے خوف میں کرتے ہیں تو یہ "غلاموں" والی عبادت ہے۔ (۳) کچھ لوگ خدا کی عبادت اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بجا لاتے ہیں تو یہ "حریت

شعار" لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے کیونکہ یہ ہر قسم کے لالچ یا ڈر سے خالی ہے۔

(۴) اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو ابن آدم کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرتا: فقرو احتجاج' بیماری' موت۔

(۵) حق کی راہ میں آنے والے ہر ناگوار امر پر صبر کرو اور ہدایت کا راستہ دکھانے والے ہر کام میں ہر قسم کی سختی و محرومیت کو برداشت کرو تاکہ تم خدا کے پسندیدہ بندے قرار پاؤ۔

(۶) قرآن مجید چار چیزوں پر مشتمل ہے: عبادات' اشارات' لطائف' حقائق' عبادات عوام الناس کے لئے' اشارات خواص کے لئے' لطائف اولیاء کے لئے اور حقائق انبیاءؑ کے لئے ہیں۔

(۷) اے ابن آدم! تو ایام (دنوں کے مجموعے) کی طرح ہے کہ جب ایک دن گزر جائے تو گویا تجھ میں کمی آگئی۔

(۸) دنیا میں سب سے زیادہ قدر و منزلت اسے حاصل ہوتی ہے جو مال دنیا کی پرواہ نہ کرے خواہ وہ کسی کے بھی ہاتھ میں کیوں نہ ہو۔

(۹) تین لوگوں کے سوا کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرو: دین دار' اہل مروت' خاندانی بزرگی و شرافت کا مالک۔

(۱۰) جو شخص خدا کی معصیت و نافرمانی کرتے ہوئے کوئی کام کرنا چاہے وہ اپنے مقصود و مطلوب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا اور جس چیز سے وہ خوفزدہ تھا وہ اس پر آپڑے گی۔

(۱۱) سب سے زیادہ بہتر مال و دولت وہ ہے جو انسان کی عزت و حیثیت کی حفاظت کرے۔

(۱۲) خدا سب سے بہتر امان دینے والا ہے' جو شخص دنیا میں خدا کا خوف دل میں نہ رکھے وہ آخرت میں کیونکر اس کی امان میں آسکتا ہے۔

(۱۳) جو شخص لوگوں کو خدا و رسول خدا کی اطاعت اور اعمال صالحہ بجا لانے کی دعوت دے وہی حقیقی معنی میں "مسلمان" کہلا سکتا ہے اور جو سچا مسلمان ہو وہ کبھی خدا کی معصیت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) جو شخص ہر کام میں رضائے الٰہی کے حصول کا خواہاں ہو خواہ لوگ اس سے ناراض ہی کیوں نہ ہو جائیں خدا اسے لوگوں کے معاملات میں کفایت فرمائے گا اور جو شخص لوگوں کی رضاء خوشنودی کا طالب ہو خواہ اسے خدا کا غضب و ناراضگی ہی کیوں نہ مول لینی پڑے ایسے شخص کو خدا انہی لوگوں کا محتاج اور ان کے رحم و کرم کا اسیر بنادے گا' انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال میں صرف اور صرف خدا کی رضا و خوشنودی کو ملحوظ رکھے تاکہ خدا اسے بندوں سے بے نیاز کردے۔

(۱۵) قیامت کے دن کے حساب و کتاب کو ہمیشہ یاد رکھو اور جان لو کہ خدا کے ہاں تمہارا اعمال نامہ موجود و محفوظ ہے اور اس میں ہر چھوٹا اور بڑا عمل درج ہے اور خدا تمہارے کسی عمل کو نہیں بھول سکتا۔

(۱۶) دین سے دوری اختیار کرنے والا اپنی تباہی کا خود ہی ذمہ دار ہے۔

(۱۷) لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر امانت میں خیانت نہ کرو۔

(۱۸) خوشامدیوں' چاپلوسی کرنے والوں' چلغوروں اور فتنہ پرور لوگوں سے دور رہنا چاہئے ورنہ وہ تمہیں بھی اپنا شکار کرلیں گے کیونکہ ایسے لوگ حق کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۹) ظالموں' بے دینوں' ملحدوں' ستمگروں' بد زبانی کرنے والوں' بد گوئی کرنے والوں'

بدکار لوگوں اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی محفلوں میں نہ بیٹھو کیونکہ یہ سب شیطان کے پیروکار اور اس کے گروہ کے افراد ہیں۔

(۲۰) عہد و پیان کو توڑنا انسانی شرافت کی دھجیاں اڑانے کے برابر ہے جو شخص وعدہ خلافی اور بے وفائی کا مرتکب ہوتا ہے وہ اپنی قدر خود کھو بیٹھتا ہے۔

(۲۱) کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا تین حالتوں کے سوا جائز نہیں: نقصان و خسارت کی حالت میں' فقر و ناداری کی شدت میں' دشواری و ناچاری کی کیفیت میں!

(۲۲) عقلا کے پاس بیٹھنا حق کو قبول کرنے کی علامت ہے۔

(۲۳) اہل کفر کے علاوہ کسی کے ساتھ تندروئی نہ کرو ورنہ جاہل کہلاؤ گے۔

(۲۴) اپنی بات کو حرف آخر نہ سمجھ کر فکر و نظر کے حقائق سے آگاہ ہونا اہل علم ہونے کا ثبوت ہے۔

(۲۵) پانچ کام سب سے زیادہ برے ہیں:۔ بوڑھے آدمی کا برے اعمال کرنا' حاکم کا رعایا کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنا' شریف النفس آدمی کو جھوٹ بولنا' مالدار کا بخیل ہونا' عالم کا مال دنیا میں حریص ہونا۔

(۲۶) سچائی عزت اور جھوٹ بولنا ناتوانی کا ثبوت ہے۔

(۲۷) رازداری ایک قسم کی امانت ہے۔

(۲۸) ہمسائیگی قرابت داری کی بہترین قسم ہے۔

(۲۹) کسی کی مدد کرنا پاک دل ہونے کی نشانی ہے۔

(۳۰) عمل تجربہ دلاتا ہے۔

(۳۱) حسن خلق عبادت ہے۔

(۳۲) خاموشی زینت ہے۔

(۳۳) طمع ولالچ، حقیقی معنی میں فقر و بے چارگی ہے۔

(۳۴) سخاوت بے نیازی عطا کرتی ہے۔

(۳۵) مدارات، عقل مندی ہے۔

(۳۶) اس شخص پر زیادتی نہ کرو جو تمہارے سامنے خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں رکھتا۔

(۳۷) ایسا کام ہی نہ کرو جس سے بعد میں تمہیں معذرت کرنی پڑے کیونکہ یہ مومن کا شیوہ نہیں۔

(۳۸) جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے ہمیں دوست رکھے تو روز قیامت وہ اور ہم دونوں رسول خدا کے حضور حاضر ہوں گے اور جو شخص دنیا کی خاطر ہماری محبت دل میں رکھے تو اسے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا نیک اور برے دونوں کو مل سکتی ہے۔

(۳۹) اگر پانچ کام کرسکتے ہو تو جتنا جی چاہے گناہ کرتے رہو:

۱۔ خدا کا دیا ہوا رزق نہ کھاؤ اور اس کی نعمتوں سے استفادہ نہ کرو۔

۲۔ خدا کے دائرہ حکومت و اختیار سے باہر چلے جاؤ، وہاں چلے جاؤ جہاں خدا نہ ہو۔

۳۔ ایسی جگہ چلے جاؤ جہاں خدا تمہیں نہ دیکھ سکے۔

۴۔ جب عزرائیل روح قبض کرنے آئے تو اسے روح قبض نہ کرنے دو۔

۵۔ قیامت کے دن جب تمہیں جہنم میں ڈالا جا رہا ہو تو اس میں داخل نہ ہو۔

(۴۰) علم و دانش کی تدریس، معرفت کے بلند مرتبے کو پالینے کے برابر ہے اور تجربات کا زیادہ ہونا عقل کو زیادہ کرتا ہے۔

(۴۱) بزرگی، تقویٰ و پرہیزگاری سے ملتی ہے اور قناعت آرام جاں فراہم کرتی ہے۔

(۴۲) جو شخص تجھے برائی سے روکے وہی حقیقت میں تیرا دوست ہے اور جو شخص تجھے غلط کاموں کی ترغیب دلائے وہ تیرا سب سے بڑا دشمن ہے اسی معیار پر دوست اور دشمن کی پہچان کرو۔

(۴۳) جب کسی عقلمند پر کوئی مصیبت و پریشانی آجائے تو وہ حزن و غم کو قوت قلب کے ساتھ جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے اور اپنی عقل کو مشکلات کے حل کے لئے بروئے کار لاتا ہے۔

(۴۴) جو تیرا عطیہ قبول کرلے گا گویا اس نے تیری صفت سخاوت میں تیری مدد کی۔

(۴۵) ہمارا شیعہ وہ ہے جس کا دل ابراہیمؑ خلیل اللہ کی طرح پاک ہو اور اس میں کسی قسم کا نفاق، کینہ و خیانت نہ پائی جائے۔

(۴۶) حقیقی معنوں میں دولتمند وہ ہے جو آرزوں و خواہشوں کی زنجیروں میں جکڑا ہوا نہ ہو اور خدا کے دیئے ہوئے پر قناعت کرے۔

(۴۷) اس سے برا کوئی نہیں جو خدا کو ناراض کرکے بندوں کو راضی کرتا پھرے۔

(۴۸) انسان کی ایک خوبی یہ ہے کہ جو کام اس سے مربوط نہ ہو اس میں مداخلت نہ کرے۔

(۴۹) قرآن مجید ظاہر میں دلکش، باطن میں عمیق اور حقائق کا خزینہ ہے۔

(۵۰) کائنات میں ہر وہ چیز جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں، دریاؤں میں ہو یا صحراؤں میں، نرم زمین میں ہو یا پہاڑ پر، اولیائے الٰہی اور اہل معرفت کے نزدیک اس کی حیثیت ایک ڈھل جانے والے سایے سے زیادہ کچھ نہیں، حریت پسند انسان دنیا کی ان فنا پذیر چیزوں کو ان کے اہل کے سپرد کردیتا

ہے۔

(۵۱) یاد رکھو، تمہارے نفوس کی قیمت جنت کے سوا کچھ بھی نہیں تم انہیں اس سے کم قیمت پر نہ بیچو۔

(۵۲) جو شخص دنیاوی نعمتوں پر راضی ہوگیا گویا اس نے ایک ردی و ناچیز شئے سے دل لگا لیا۔

(۵۳) عظمت الٰہی کا تصور دل میں لا کر آنسو بہانا جہنم کی آگ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔

(۵۴) خوف خدا سے آنکھوں کا اشکبار ہونا اور دلوں کا لرزنا خدا کی رحمت کی نشانیاں ہیں۔

(۵۵) سابقہ نعمتوں کا شکر ادا کرنا آئندہ نعمتوں کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(۵۶) جو شخص ہمارے غم میں اشک بہائے خداوند عالم ان آنسوؤں کے سبب اس کی آنکھوں کو روشنی عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں جگہ عطا کرے گا۔

(۵۷) اے خدا کے بندو! خدا سے ڈرو، تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرو، دنیا کے دھوکہ و فریب میں نہ آؤ کیونکہ اگر دنیا کسی سے وفا کرتی یا کوئی اس دنیا میں ہمیشہ رہ سکتا ہوتا تو یقیناً انبیاءؑ دوسروں سے زیادہ اس کے حقدار تھے کیونکہ وہ خدا کے ہر فیصلے پر راضی اور قضاو قدر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں سب سے آگے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ خدا نے دنیا کو دار امتحان قرار دیا ہے اور اہل دنیا کو اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ ان کا انجام فنا کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۵۸) دنیا کی تازگی اور جدت روبہ زوال ہے، اس کی نعمتیں مضمحل و نابود ہونے والی ہیں، اس کی خوشیاں اور مسرتیں غم واندوہ میں تبدیل ہونے والی ہیں اور اس کا ٹھکانہ

عارضی و ناپائیدار ہے' دنیا ایسا بے ثبات گھر ہے جس کی بنیادیں ہمیشہ متزلزل رہتی ہیں لہٰذا تم اس میں رہتے ہوئے آخرت کا زاد راہ اکٹھا کرو اور یاد رکھو کہ تقویٰ سے بہتر کوئی چیز زاد راہ اور سامان سفر نہیں ہو سکتی اس لئے تقوائے الٰہی اختیار کرو تاکہ فلاح و کامیابی کی منزل پر فائز ہو جاؤ۔

(۵۹) دنیا کی تلخیوں پر صبر کرو تاکہ آخرت میں امن و سکون کی نعمت پا سکو۔

(۶۰) موت اہل ایمان کے لئے ایک "پل" کی طرح ہے جو انہیں سختیوں' پریشانیوں اور مشکلات سے نکال کر بہشت بریں اور ابدی نعمتوں کی سمت لے جانے کا ذریعہ ہے لہٰذا دنیا سے دل لگانے کے بجائے آخرت کی فکر کرو اور اس کے لئے زاد راہ تیار کرو۔

(۶۱) حقیقی معنی میں دھوکہ کھانے والا شخص وہ ہے جو دنیا کے دھوکے میں آجائے اور شقی و بد بخت ہے وہ جو دنیا کی فتنہ پروریوں کا شکار ہو جائے لہٰذا دنیا کے دھوکے میں آنے سے ہوشیار رہو کیونکہ وہ اس کی امیدیں پوری نہیں ہونے دیتی جو اس پر سہارا کرے اور اس کی آس پر اپنی آخرت داؤ پر لگائے' اسے جاننا چاہئے کہ اس نے اپنی انسانی عظمت کو پامال کر دیا کیونکہ جو اس کے ساتھ دل لگائے وہ اس کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

(۶۲) شیطان کے غلبے سے بچو کیونکہ وہ ورغلا کر انسان کو خدا سے دور کر دیتا ہے اور اس کے دل سے خدا کی یاد محو کر دیتا ہے۔

(۶۳) میں موت کو سعادت و خوش بختی اور ظالموں کے ساتھ زندہ رہنے کو ذلت سمجھتا ہوں۔

(۶۴) خدا اور رسول خداؐ کے دین کی نصرت و حمایت میں کوتاہی نہ کرو اور عترت و اہل

بیت رسولؐ کی اطاعت کا حق ادا کرو اسی میں تمہاری بہتری اور کامیابی ہے۔

(٦٥) اگر قضاء و قدر اس کے مطابق ہوں جو ہم چاہتے ہیں تو ہم خدا کی عنایات پر اس کی حمد بجا لاتے ہیں' اور اگر اس کے فیصلے ہماری مرضی و خواہش کے مطابق نہ ہوں تو جو شخص خالص نیت اور پاک ارادہ رکھتا ہو یعنی اس کا مطمح نظر صرف خدا کی رضا ہو تو وہ خدا کے ہر فیصلے پر راضی ہو کر صبر اختیار کرتا ہے اور یہی سچے مومن کی نشانی ہے۔

(٦٦) اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور حق کو اہل حق کے لئے پہچان لو تو یہ بات تمہارے لئے خداوند عالم کی خوشنودی کا باث ہوگی اور وہ تم پر اپنی نعمتیں نچھاور کردے گا۔

(٦٧) جو کسی پر ظلم کرے خدا اسے ذلیل و خوار کرے گا اور اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنائے گا کسی ایسے کو اس پر مسلط کردے گا جو اسے ذلت و رسوائی سے دوچار کردے۔

(٦٨) جو لوگ ہم اہل بیتؑ کے حق سے انکار کریں وہ قیامت کے دن پیغمبر اسلام سے اس حالت میں ملیں گے جب کہ آنحضرتؐ ان پر غضبناک ہوں گے اور خدا کا عذاب بھی ان پر چھایا ہوا ہوگا۔

(٦٩) معاشرے کی باگ ڈور اور احکام الٰہی کا اجراء ایسے افراد کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے جو خدا کے حلال و حرام کئے ہوئے تمام امور سے مکمل آگاہ اور ان پر امین ہوں۔

(٧٠) شہوت رانیوں اور غلط کاموں میں سرگرم و منہمک رہنے والوں کو اپنا حاکم نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہیں خدا کی اطاعت و پیروی کے بجائے شیطان کا پیروکار بنا دیں گے۔

(٧١) ظالم و ستمگر حکام کے مقابلے میں حق کا دفاع کرنے پر ڈٹ جاؤ اور انہیں اس بات کی ہرگز اجازت نہ دو کہ وہ معاشرے میں لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر اپنا

اقتدار پختہ کرلیں۔

(۷۲) اپنے عہد و پیمان پر سختی سے پابند رہو اور وعدہ خلافی سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے معاشرتی عزت و وقار مجروح ہوتا ہے۔

(۷۳) اے لوگو! پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ایسے ظالم حکمران کو دیکھے جو خدا کے حرام کاموں کو حلال اور حلال کو حرام کر رہا ہے' عہد الٰہی کو توڑ رہا ہو' سنت رسولؐ کی مخالفت کر رہا ہو اور خلق خدا کے درمیان گناہ اور معصیت کا ارتکاب کرنے میں مصروف ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے مقابلے مین قیام کرے اور اگر وہ اپنے قول و فعل کے ذریعے اس کے خلاف جہاد نہ کرے اور کوئی عملی اقدام نہ کرے تو خدا کا حق بنتا ہے کہ اسے اس ظالم و ستمگر کے ساتھ عذاب میں برابر کا شریک بنادے اور اس کا انجام وہی ہو جو اس ظالم کا ہے۔

(۷۴) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک فریضہ الٰہی ہے کہ اگر اس فریضے پر عمل کیا جائے تو باقی تمام فرائض خواہ آسان ہوں یا مشکل سب کے سب پورے ہو جائیں گے۔

(۷۵) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر درحقیقت ایک پاکیزہ دعوت اسلام ہے بشرطیکہ مظالم کو دور کرنے اور ظالم و ستمگر لوگوں کے خلاف قیام کی صورت میں ہو۔

(۷۶) حق کی عظمتوں کا دفاع' احیاء و تحفظ اور بدعتوں کا قلع و قمع کرنا ہر اہل دین کا فریضہ ہے جو شخص اس پر عمل پیرا ہو وہ ہدایت و کامیابی کی راہ پائے گا۔

(۷۷) کچھ کلمات ایسے ہیں کہ اگر انہیں ورد زبان کیا جائے تو جنوں اور انسانوں میں سے کسی کا خوف دل میں پیدا نہیں ہو گا اور وہ یہ ہیں:

"بسم اللہ و باللہ و فی سبیل اللہ و علی ملتہ رسول اللہ اللھم

اکفنی بقوتک و حولک و قدرتک من شر کل مختال و کید الفجار فانی احب الابرار واولی الاخیار و صلی اللہ علی محمد والہ وسلم"

پروردگار! مجھے اپنی قوت و قدرت کے ساتھ ہر دھوکہ باز' بدکار و بدکردار اور درندہ صفت شخص کے شر سے محفوظ رکھ' میں نیک و صالح اور پاکباز لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور درود ہو محمد و آل محمد پر!

(۷۸) میں شہید جور و جفا ہوں جب بھی کوئی مومن میرا ذکر کرے گا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے۔ مظلوم پر آنسو بہانے سے خدا کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

(۷۹) ایمان اور یقین کے درمیان چار انگلیوں کے برابر فاصلہ ہوتا ہے' ایمان وہ ہے جو ہم نے کان سے سنا اور یقین وہ ہے جو ہم نے آنکھ سے دیکھا اور کان اور آنکھ کے درمیان چار انگلیوں کے برابر فاصلہ ہے۔

(۸۰) انسان کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔

(۸۱) اپنی زبان کو قابو میں رکھنا اور دوسروں پر احسان کرنا ہی فضیلت ہے۔

(۸۲) جو چیز مفید نہ ہو اس کے حصول کی کوشش کرنا بہت بڑا نقص ہے۔

(۸۳) بردباری بہترین زیور ہے' وفائے عہد اصل میں مردانگی ہے۔

(۸۴) صلہ رحمی رحمت اور سچی دوستی نعمت ہے۔

(۸۵) تکبر ناپسندیدہ صفت اور جلد بازی حماقت ہے۔

(۸۶) بلند پروازی تباہی لاتی ہے۔

(۸۷) فاسق و بدکار لوگوں کے پاس بیٹھنا تہمت لگنے کا سبب بنتا ہے۔

(۸۸) فضیلتوں کے حصول میں کوشاں رہو اور رزق حلال کمانے کی طرف قدم

بڑھاؤ۔

(۸۹) کسی کا تمہارے سامنے دست نیاز دراز کرنا در حقیقت تم پر خدا کی نعمت ہے۔

(۹۰) سب سے بڑا سخی وہ ہے جو اس شخص پر احسان کرے جس کو اس سے کوئی امید نہ ہو۔

(۹۱) سب سے زیادہ عفو و درگزر کرنے والا وہ ہے جو طاقت کے باوجود معاف کردے۔

(۹۲) جو شخص کسی مومن کے کرب و پریشانی میں اس کا آسرا بنے تو خدا اس سے دنیا و آخرت کی پریشانی دور کردے گا اور اسے اپنی عنایتوں سے بہرہ ور فرمائے گا۔

(۹۳) جب کوئی شخص کسی کی غیبت' توہین اور ہتک کرنے میں مصروف ہو تو کوشش کرکے اپنے آپ کو اس کی نگاہوں سے اوجھل کرلو کیونکہ اس وقت سب سے زیادہ انہی لوگوں کی عزت خطرے میں ہوتی ہے جنہیں وہ پہچانتا ہے۔

(۹۴) غیبت کرنا' سننا اور اس پر خوش ہونا سب گناہ میں برابر ہیں۔

(۹۵) سب سے بڑا جہاد' جہاد نفس ہے یعنی اپنے آپ کو خدا کی نافرمانی سے بچانا۔

(۹۶) ذلت کے ساتھ زندہ رہنے سے عزت کے ساتھ مرجانا بہتر ہے۔

(۹۷) ہر قسم کی بڑائی و کبریائی خدا کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتی۔

(۹۸) جو چیز آپ کے لئے فائدہ مند نہ ہو اس کی بابت گفتگو ہی نہ کریں کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا ذکر آپ کے لئے بار خاطر اور رنج و ملال کا باعث بن جائے۔

(۹۹) جب تک بات کرنے کا مناسب موقعہ نہ مل جائے اس وقت تک کچھ کہنے سے پرہیز کریں کیونکہ اکثر بے جا بات کرنے والے اگرچہ حق بات ہی کیوں نہ کر رہے

ہوں معیوب لگتے ہیں۔

(۱۰۰) اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنا ذلت کا باعث بنتا ہے۔

(۱۰۱) اس شخص کے ساتھ دشمنی مول لینا جو نقصان پہنچانے پر قادر ہو نہایت بیوقوفی ہے۔

(۱۰۲) ارباب اقتدار کی بری عادات یہ ہیں: دشمنوں سے خوف، ضعیف و ناتوان لوگوں کے ساتھ سنگدلی اور کسی پر احسان کرنے میں بخل سے کام لینا۔

(۱۰۳) جس کام کے کرنے سے عاجز ہو اسے اپنے ذمے لینے سے اجتناب کرو۔

(۱۰۴) جس چیز کا حصول تمہارے بس میں نہ ہو اس کی بابت کوشش ہی نہ کرو۔

(۱۰۵) جس سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہو اس سے لڑائی مول نہ لو۔

(۱۰۶) اپنے اعمال سے زیادہ اجر و جزا کے طلب گار نہ بنو۔

(۱۰۷) خدا کی اطاعت کی توفیق کے حصول کے علاوہ کسی چیز پر خوش نہ ہو۔

(۱۰۸) اپنے آپ کو جس کام کا اہل سمجھتے ہو اس کے علاوہ کچھ کرنے کی کوشش نہ کرو۔

(۱۰۹) سلام کرنے کی ستر نیکیاں ہیں ان میں سے ۶۹ ابتداء کرنے والے کے لئے ایک جواب دینے والے کے لئے ہے۔

(۱۱۰) حاجتمند تیرے سامنے دست سوال دراز کر کے اپنی حیثیت کھو بیٹھتا ہے لیکن تو اسے منفی جواب دے کر اپنی شخصیت کو داغدار نہ کر۔

(۱۱۱) امانت دار آدمی ہمیشہ امن و امان میں رہتا ہے۔

(۱۱۲) پاک دل دلیر ہوتا ہے۔

(۱۱۳) خطاکار ہمیشہ مضطرب و پریشان رہتا ہے۔

(۱۱۴) جو شخص مسئلہ "قدر" پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے خیر و شر کو قبول نہ کرے گویا اس نے کفر اختیار کیا اور جو شخص اپنے گناہوں کی ذمہ داری خدا پر ڈالے اس نے ذات پروردگار پر سخت جھوٹ و افتراء باندھا۔

(۱۱۵) خدا کی اطاعت جبر و اکراہ سے نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس کی معصیت کسی قہر و غلبہ کے سبب انجام دی جاتی ہے لیکن خدا نے اپنے بندوں کو حکمت و دانائی اور فکر و عمل میں بالکل آزاد بے لگام نہیں چھوڑا ہے بلکہ وہ ان کے تمام امور کا مالک اور مدبر ہے اور جن امور میں اس نے اپنے بندوں کو طاقت بخشی ہے ان کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے' خدا نے لوگوں کو حق و باطل اور ثواب و عذاب کے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں اور دلیل و برہان کے ذریعے ہر بات واضح طور پر سمجھا کر اتمام حجت کر دیا ہے' خدا نے لوگوں کو اپنی اطاعت و بندگی کی ترغیب اور معصیت اور نافرمانی سے دور رہنے کی تاکید کی اور انہیں اس بات کی طاقت بھی عطا فرمائی کہ وہ اس کے احکام و فرامین کے مطابق اس کے اوامر کا امتثال اور ان کے نواہی سے اجتناب کریں اور خدا اس بات پر حمد و ثناء اور ستائش کا سزاوار ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو اپنے اوامر کے امتثال کی پوری طاقت عطا کی اور اسی قوت کے سہارے انہیں اپنے نواہی سے اجتناب کی صلاحیت بھی بخشی اور پھر ان سے عذر قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا جو امتثال اوامر اور اجتناب نواہی پر قادر نہ ہوں' خدا اپنی ان عنایات پر شکر کا سزاوار ہے اور اس کی نعمتوں پر جتنا شکر ادا کیا جائے' کم ہے!

(۱۱۶) قرآن کے معانی و مفاہیم میں علم و دانش کے بغیر بحث نہ کرو کیوں کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا سے سنا ہے کہ جو شخص قرآن کے بارے میں علم و دانش کے بغیر اپنے نظریات کی بنیاد پر سوچے اور قرآن کے معانی کو اپنی آراء پر ڈھالے وہ اپنا

ٹھکانہ جہنم ہی میں سمجھے۔

(۱۱۷) موت' اولاد آدم کے گلے میں اس خوبصورت ہار کی طرح ہے جو نوجوان لڑکیوں کے گلے میں "زینت" ہوا کرتا ہے۔

(۱۱۸) موت کے ڈر سے ذلت کو برداشت کرنا عزت نفس' بلند ارادے اور جوان جذبے کے سراسر منافی ہے۔

(۱۱۹) حق کے دفاع اور انسانیت کی پاسداری کے لئے موت کو سینے سے لگانا اور اس کی ہولناکیوں کی پرواہ نہ کرنا ہی جوانمردی ہے۔

(۱۲۰) حق کی خاطر قربان ہونا فضیلت اور حق سے منہ موڑنا ذلت و خواری ہے۔

(۱۲۱) صبر و استقامت کے ساتھ ہر مرحلے کو نمٹانا چاہئے اور باطل کی نام نہاد طاقت سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے' خدا حق کی حمایت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۲۲) ہر کام میں خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے کیوں کہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقت سہارا نہیں دے سکتی اور جسے خدا کا سہارا مل جائے وہ ہر دوسرے سہارے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

(۱۲۳) تمام امور خدا کے ہاتھ میں ہیں اگر وہ چاہے تو عذاب میں مبتلا کرے اور اگر چاہے تو درگذر کردے' اس کی قدرت و اختیار میں کسی کا دخل نہیں۔

(۱۲۴) انسان کس قدر عاجز و ناتواں ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ اسے نہیں ملتا اور جو کچھ اسے ناپسند ہے وہ اسے اپنے سے دور کرنے پر قادر نہیں۔

(۱۲۵) قیامت کے دن کوئی شخص امن و امان میں نہ ہو گا سوائے اس کے کہ جو دنیا میں خوف خدا دل میں رکھتا ہو۔

(۱۲۶) زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو کیوں کہ عام طور کوئی شخص چار وجوہات کی

بناء پر قسم کھاتا ہے:
۱۔ احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنی شخصیت میں نقص و کمی محسوس کرتا ہے تو عاجزی و انکساری کے ساتھ قسموں کا سہارا لے کر اپنے بارے میں لوگوں کو اطمینان دلاتا ہے۔
۲۔ اظہار خیال میں کمزوری و ناتوانی کا شکار ہو کر قسموں کے ذریعے اپنے بیان کو پختہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
۳۔ لوگوں کے درمیان الزام و تہمت کی وجہ سے بدنام ہو کر اپنی برائت و صفائی کے لئے قسموں کا سہارا لیتا ہے۔
۴۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قسمیں کھانا اس کی عادت بن جاتی ہے لہٰذا خواہ و ناخواہ اور بجا و بیجا اس کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۱۲۷) قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ اے لوگو! جو شخص خدا کے پاس اپنا اجر رکھتا ہو وہ کھڑا ہو جائے تو سوائے نیک اعمال کرنے والوں کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہو گا۔

(۱۲۸) دنیا ڈھل جانے والے سائے کی طرح ہے جو اس کا سہارا لے وہ احمق ہے۔

(۱۲۹) اے دنیا کی لذتوں سے دل لگانے والوں! جان لو کہ اس کی آسائشیں فنا پذیر ہیں۔

(۱۳۰) لوگ دنیا کے زر خرید غلام بن کر رہتے ہیں اور "دین" ان کی زبانوں پر شہد کی طرح ہے لہٰذا وہ اپنے امرار معاش کی حد تک دین سے وابستہ رہتے ہیں اور جب کوئی کٹھن و دشوار مرحلہ آئے تو دین سے منہ موڑ لیتے ہیں اور یہ نہایت افسوس

ناک بات ہے۔

(۱۳۱) حق کی پیروی کے بغیر عقل کو کمال حاصل نہیں۔

(۱۳۲) غیبت سے اجتناب کرو کیونکہ یہ جہنم کے کتوں کی غذا ہے۔

(۱۳۳) بخیل وہ ہے جو "سلام" کرنے میں بخل کرے۔

(۱۳۴) کوئی بات کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے اور کسی کو اس وقت تک گفتگو کی اجازت نہ دو جب تک وہ سلام نہ کرلے۔

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
Soldier Bazar
Karachi
MASOOMEEN WELFARE TRUST

(۱۳۵) دنیا کا گھر آباد کرنے کے لئے آخرت کا گھر برباد کرنا عقلمندی نہیں اور ایسا کرنے والا کبھی سکون نہیں پا سکتا۔

(۱۳۶) کسی حسد کرنے والے شخص سے دوستی نہ کرو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

(۱۳۷) ایسے شخص سے بھائی چارہ قائم نہ کرو جو خود پسندی میں مبتلا ہو۔

(۱۳۸) مومن اپنے کردار سے اپنی قداست نفس کا تحفظ کرتا ہے۔

(۱۳۹) خدا کی نافرمانی کرنے والے شخص سے بھلائی کی امید نہ رکھو۔

(۱۴۰) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی توانائیاں صرف کرنا اہل ایمان ہونے کی نشانی ہے۔

(۱۴۱) یاد رکھو! تم پر آنے والی مصیبت در حقیقت تمہارے اپنے ہی عمل و کردار کا نتیجہ ہوتی ہے لیکن خدا پھر بھی تم سے درگذر کرتا ہے۔

(۱۴۲) کسی کی عیب جوئی نہ کرو ورنہ تمہارے عیوب بھی پوشیدہ نہیں رہیں گے۔

(۱۴۳) کسی سے دشمنی مول لینا اپنا امن و امان تباہ کرنے کے برابر ہے۔

(۱۴۴) اگر تمہیں اپنے دین کے بارے میں ٹھوس معلومات نہیں ہیں تو جتنی جلد ہو سکے اس کے لئے اقدام کرو۔

(۱۴۵) جو شخص صدق دل سے ہماری پیروی کرے وہ ہم اہل بیتؑ میں سے ہوگیا۔

(۱۴۶) گونگے، بہرے، مفلوج اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرو تاکہ خدا تمہاری مدد کرے۔

(۱۴۷) اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ فضیلتوں کے حصول کی کوشش کرو۔

(۱۴۸) یاد رکھو! خوف اور ڈر موت کے آنے میں تاخیر پیدا نہیں کرسکتا۔

(۱۴۹) جب تک زندہ ہو اپنے صحیح و سالم جسم و جان کے ساتھ نیک اعمال بجالانے کی طرف مبادرت کرو اور جان لو کہ تم موت کے ناگہانی حملے کی زد میں ہو۔

(۱۵۰) اے لوگو! ہماری اطاعت کرو، ہمارے کردار کو اپناؤ اور ہماری نصیحتوں پر عمل کرو، کیونکہ ہم ہی خدا کی وہ جماعت ہیں جو حقیقی معنی میں کامیاب ہیں اور ہماری پیروی دراصل حضرت پیغمبر اکرمؐ کی پیروی ہے اور خدا نے تم سب کو ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے۔

قرآن فہمی کیلئے

تفسیر نمونہ

ناشر: مصباح القرآن ٹرسٹ شاہراہ قائد اعظم گنگا رام بلڈنگ لاہور

NAJAFI BOOK LIBRARY
Managed by Masoomeen Welfare Trust (R)
Shop No. 11, M.L. Heights,
Mirza Kaleej Baig Road,
Soldier Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

قرآن فہمی کیلئے

تفسیر فصل الخطاب

کا

مطالعہ کیجیے

ناشر: مصباح القرآن ٹرسٹ گنگا رام بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

851